عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۴ | ۱۱ تا ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق یکم تا ۷ اپریل ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۱۳

جلیل عنوان

حضرت مہدی اور مرزا قادیانی

دینِ اسلام دینِ فطرت

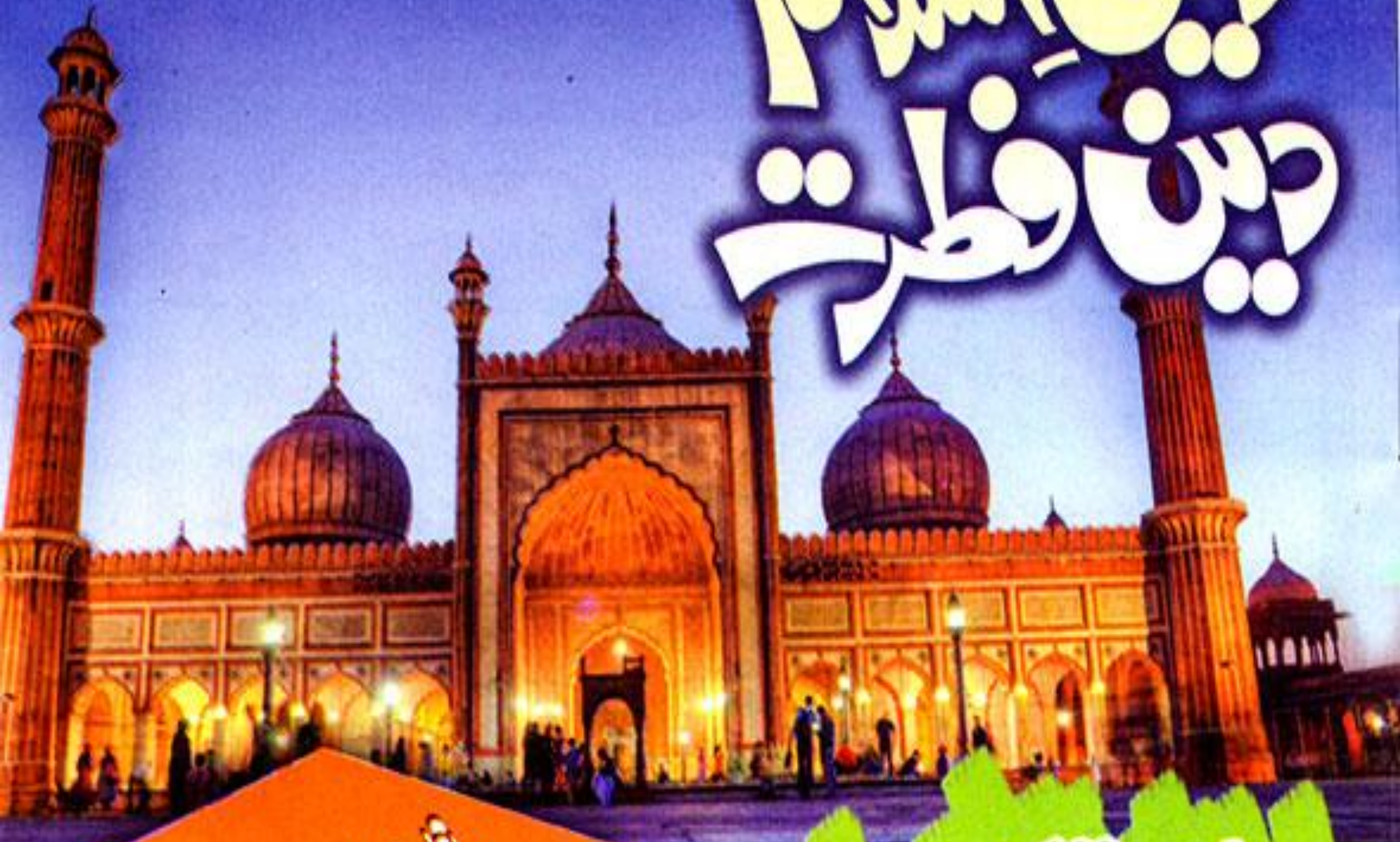

ماضی میں

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

زبان و قلم کا بے جا استعمال

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

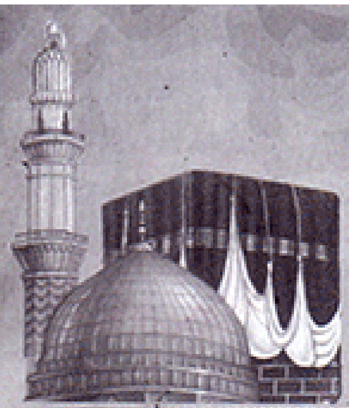

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

لے پالک کی شرعی حیثیت

ابوریان، کراچی

س:...... لے پالک بچہ یا بچی کے بالغ ہونے کے بعد پردے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ گھر کے کن افراد سے اس کا پردہ ضروری ہے، نیز لے پالک یا منہ بولا بیٹا، بیٹی یا منہ بولا بھائی وغیرہ گھر والوں کے لئے محرم ہے یا نامحرم ہے؟

ج:...... بالغ ہونے کے بعد لے پالک بچہ ہو یا بچی اگر غیر محرم ہے تو پھر تمام غیر محرموں سے اس کو پردہ کرنا ضروری ہے، حتی کہ ان لوگوں سے بھی جنہوں نے انہیں گود لیا ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لے پالک کے طور پر ایسے بچہ یا بچی کو لیا جائے جو مرد یا عورت دونوں کا محرم ہو یا پھر ان دونوں کی محرم خواتین میں سے کسی کا ان بچوں کو مدت رضاعت میں دودھ پلاکر محرم بنالیا جائے۔ مثلاً بچہ کو گود لینے والی خاتون کی اگر بہن، بھانجی، بھتیجی وغیرہ دودھ پلادے تو یہ بچہ اب اس عورت کا محرم بن جائے گا۔ اسی طرح اگر بچی گود لی ہے تو پھر مرد کی بہن یا بھانجی، بھتیجی وغیرہ اسے دودھ پلادے تو یہ بچی ان کے لئے محرم بن جائے گی اور اس طرح پردہ کا حکم نہیں ہوگا، کیونکہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوگی اور حدیث مبارکہ میں ہے:

”عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحرم من الرضاعة مايحرم مني الاولادة۔“ (مشکوٰۃ، ص:۲۷۳، باب المحرمات)

اور منہ بولا بھائی شرعاً غیر محرم ہے، اس سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

لے پالک بچی کو اپنا دودھ پلانا

س:...... ہم نے ایک چھ ماہ کی بچی کو گود لیا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ میری بیوی اس بچی کو اپنا دودھ پلاسکتی ہے یا نہیں؟

ج:...... جی ہاں! آپ کی بیوی اسے دودھ پلاسکتی ہے بلکہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح یہ بچی آپ کی رضاعی بیٹی بن جائے گی اور بالغ ہونے کے بعد آپ کو اس سے پردہ وغیرہ کے مسائل و مشکلات کا سامنا نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ بچی آپ کے بھائیوں کی اور آپ کی اہلیہ کے بھائیوں کی بھی محرم ہو جائے گی اور اس سے پردے وغیرہ کے احکام ساقط ہو جائیں گے۔

خواتین کا غیر مردوں سے بے محابا میل جول

س:...... عورتوں کا غیر مردوں سے بلاضرورت بات کرنا اور ہنسی مذاق کرنا اور مردوں سے دوستی کرنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟ نیز خواتین کا ننگے سر پھرنا کیسا ہے؟

ج:...... خواتین کا غیر مردوں سے بے محابا میل جول و ہنسی مذاق کرنا ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فلا تخضعن بالقول فيطمع الذي في قلبه مرض وقلن قولاً معروفاً“ (الاحزاب:۳۲)

ترجمہ: ”پس تم (کسی نامحرم سے بوقت ضرورت) بات کرنے میں کسی لچک سے کام نہ لینا کہ کہیں لالچ میں پڑ جائے کوئی ایسا شخص جس کے دل میں روگ ہو۔“

اسی طرح غیر محرموں سے دوستی گانٹھنا موجب وبال اور ہلاکت ہے۔ خواتین کا بے پردہ اور ننگے سر غیر محارم سے میل جول اور اختلاط باعث لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری بہنوں، بیٹیوں کو ہدایت دے اور ہم سب کی فتنوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختم نبوت

عالمی مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۱۱تا۱۷رجمادی الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق یکم تا ۷را پریل ۲۰۱۵ء — شمارہ:۱۳

اس شمارے میں!

حکومتی پالیسیوں کے نتائج	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
دین اسلام.....دین فطرت	۶	مولانا شمس الحق ندوی
زبان وقلم کا بے جا استعمال	۸	مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی
وہ نورانی چہرہ!	۱۰	مفتی نثار الرحمن
115غیر مسلموں کا قبول اسلام	۱۱	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی	۱۳	حافظ عبید اللہ
جاوید احمد غامدی.....سیاق وسباق کے آئینہ میں!(۳)	۱۶	مولانا فضل محمد مدظلہ
دعوتی وتبلیغی اسفار.....(۳)	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
اس جہان رنگ وبو کا پاسباں....	۲۲	پروفیسر خالد بزمی
تحریک ختم نبوت....آغاز سے کامیابی تک (۲۲)	۲۳	سعود ساحر
سندھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں	۲۶	حبیب الرحمن قریشی

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب،

متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

حکومتی پالیسیوں کے نتائج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حکومتِ وقت نے دہشت گردی اور پاکستان میں موجود خلفشار کے خاتمہ کے نام پر تمام سیاسی جماعتوں سے ایک ایکشن پلان منظور کرایا، جس میں درجن سے زائد نکات طے کیے گئے تھے اور پھر یہ ایکشن پلان قومی اسمبلی سے اکیسویں آئینی ترمیم کے طور پر منظور ہوا اور اس میں مذہب اور فرقہ کو خاص طور پر نشان زد کیا گیا، جس کی بنا پر جمعیت علمائے اسلام اور دیگر مذہبی پارلیمانی جماعتوں کے اراکین نے اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے قومی اسمبلی کے اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ اس ترمیم کو منظور ہوئے بمشکل دو ماہ کا عرصہ نہیں گزرا کہ اس ترمیم کی مبینہ بدنیتی ظاہر ہونا شروع ہوگئی، جس کے نتیجہ میں مختلف مدارس و اہل مساجد کو رجسٹریشن اور قید و بند کے ذریعہ ہراساں کیا جانے لگا۔ ان حالات کی بنا پر اب تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ کے کئی ایک اجلاس ہوچکے ہیں، اسی سلسلہ میں دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ۹۹واں اجلاس ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ صبح دس بجے صدر وفاق المدارس حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، جس میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس و مہتمم، نائب صدر وفاق المدارس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نہ صرف یہ کہ شریک اجلاس ہوئے، بلکہ اس اجلاس کی دوسری نشست کی صدارت بھی آپ نے ہی فرمائی اور اہل مدارس سے بظاہر مختصر لیکن پر مغز اور پر اثر خطاب بھی فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''تمام معزز اراکین کی تجاویز قابل عمل ہیں، میں ان سب سے موافقت کرتا ہوں، مدارس کے داخلی اور خارجی نظام کو درست بنانے کے لیے وفاق کی طرف سے نگرانی کا ایک نظام بنایا جائے۔ حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''اگر دینی مدرسہ دنیا کے لیے بناتا ہے تو آخرت کا سب سے بڑا عذاب ہے اور اگر آخرت کے لیے بناتا ہے تو دنیا کا سب سے بڑا عذاب ہے۔'' (بینات، اشاعت خاص بیاد حضرت بنوری رحمہ اللہ، ص:۲۰۰ طبع جدید)۔ ''ایک دفعہ ایک صاحب دفتر میں آپ کے ساتھ بیٹھے تھے، انہوں نے سامنے رکھے ہوئے سفید کاغذات میں سے اٹھا کر کچھ لکھنا شروع کردیا، آپؒ نے فرمایا کہ: یہ کاغذات مدرسہ کے ہیں، ان کو کسی دوسرے کام میں استعمال کرنا صحیح نہیں۔'' (بینات، اشاعت خاص بیاد حضرت بنوری رحمہ اللہ، ص:۴۱۲ طبع جدید) لہٰذا ہمارے اکابرین نے جیسے احتیاط کی، ہمیں بھی اپنے مدارس میں احتیاط کو رائج کرنا چاہیے۔

وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اجلاس کا اعلامیہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے:

''۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز چہار شنبہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں بعض اہم انتظامی معاملات، نصابی امور، وفاق کی امتحانی اور نصابی کمیٹیوں کی کارروائی اور ۲۱ویں ترمیم کے بعد سرکاری اداروں اور بعض لادین حلقوں کی طرف سے دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈے اور جارحانہ رویے پر سنجیدگی اور گہرائی سے غور و خوض کیا گیا۔

ناظمِ اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے مدارس کو پیش آمدہ مشکلات کے ازالہ کے لیے اس سلسلہ میں ہونے والی اب تک کی کوششوں اور حکام بالا سے ملاقاتوں کی تفصیلات سے بھی اراکینِ عاملہ کو آگاہ فرمایا۔ تمام شرکاء نے اپنے اس مستحکم عزم کا اظہار فرمایا کہ:

☆..... دینی مدارس جو اس ملک میں قرآن و سنت کی حفاظت اور علومِ دینیہ کی تعلیم و تحقیق کی مبارک درسگاہیں ہیں اور اہلِ مدارس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ملک و ملت کو اسلامی علوم، دینی اخلاق و کردار اور شرعی احکام سے روشناس کرانے کی اہم اور مقدس خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا، وہ حسبِ سابق اپنے تعلیمی، تربیتی کام میں منہمک رہیں گے اور اُسے مزید مؤثر بنانے کی پوری کوشش کریں گے اور مدارس سے وابستہ ملک کے کروڑوں کلمہ گو مسلمان معاندینِ اسلام کی راہ میں فولادی دیوار بنیں گے اور کسی قیمت پر اسلام دشمن عناصر کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ دین اور علومِ دین سے وابستہ رجال کار پر ماضی میں بھی آزمائشوں کے دور آتے رہے ہیں اور ہر دور میں اپنے تحفظ اور دفاع کے جائز طریقوں کے علاوہ رجوع الی اللہ کا اہتمام رہا ہے اور اس کی تائید و نصرت کی بدولت کوئی بھی معاند انہیں مٹا نہیں سکا اور ان شاء اللہ! آج بھی اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔ البتہ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاص میں کمی نہ آنے دیں، مدرسہ کے انتظامی اور مالی معاملات کو پورے تیقظ کے ساتھ بہتر اور شفاف بنانے کا اہتمام رکھیں کہ اخلاصِ عمل اور اپنے معاملات میں شفافیت کے خصائلِ حمیدہ نے ہمیشہ راستے کی ہر رکاوٹ کو ریزہ ریزہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلامی شعائر اور علومِ دین نامساعد حالات کے باوجود محفوظ ہیں، اس لیے صدر وفاق اور مجلسِ عاملہ کے تمام حضرات نے اہلِ مدارس سے بطورِ خاص درخواست کی کہ مواظبت کے ساتھ مسنون طریقے پر ختم سورۂ یٰسین اور الحاح و تضرع کے ساتھ دعا کا اہتمام کیا جائے اور اپنے

فرائض منصبی دیانت وامانت، اخلاص وحسن عمل کے ساتھ ادا کرتے رہیں اور دلسوزی وذمہ داری کے ساتھ طلبہ کی تعلیم وتربیت کی طرف اہتمام سے توجہ مرکوز رکھی جائے۔

☆.....اس سلسلے میں سیاسی جماعتوں کے معاملہ فہم اور صاحب بصیرت قائدین سے رابطے کیے جائیں گے۔ کالم نگار اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے دانشور حضرات کو بریفنگ دی جائے گی اور ضرورت ہوئی تو عدالتوں سے بھی رجوع کیا جائے گا اور اس مقصد کے حصول کے لیے ہر ممکن آئینی، قانونی، اخلاقی اور سماجی ذرائع کو استعمال کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆.....الحمد للہ! مدارس پہلے بھی اپنے ہاں تعلیم وتربیت کو خوب تر بنانے کی فکر رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ملنے والی مثبت ومفید آراء کا خیر مقدم کرتے رہے ہیں، آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا، اسی نسبت سے اراکین عاملہ نے طے کیا کہ ملک میں قائم مدارس کے نظام اور تعلیمی وتربیتی منہج میں یکسانیت کے لیے وفاق المدارس کے تحت تربیتی دوروں کا بھی نظم تیار کیا جائے، تاکہ ان مدارس سے استفادہ کرنے والے ہر لحاظ سے ملک وملت کے لیے نفع رسانی کا ذریعہ بنیں۔

☆.....طلبہ میں استعداد کی پختگی کے ساتھ دیگر مناسب حال تعمیری مقابلوں اور باہمی مسابقت کا اہتمام کیا جائے، تاکہ ان کی مخفی صلاحیتیں بہتر طریقے سے استعمال ہو سکیں، نیز طلبہ کو باور کرایا جائے کہ دینی تعلیم کے حصول سے ان کا مقصد داعی دین اور راہ حق کا رہنما بننا ہے اور اپنی اثر انگیز شخصیت سے مسلمانوں میں دینی اخوت وہمدردی اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں کو ترویج دینا ہے۔

☆.....مدارس کے خلاف شر انگیزی لادین عناصر کا شیطانی ایجنڈا ہے، اس کا مقابلہ اتحاد تنظیمات مدارس کی اجتماعی مشاورت سے کیا جائے گا، ضرورت ہوئی تو بڑے بڑے شہروں میں عوام کو اعتماد میں لینے اور حالات سے آگاہ کرنے کے لیے اجتماعات بھی منعقد کیے جائیں گے۔

☆.....حکومت اور معاشرے کے معروف اور ذمہ دار حضرات کو مدارس کی سرگرمیوں سے باخبر کیا جائے اور موقع بموقع ان کے ساتھ مفید نشستیں رکھی جائیں۔ حکومت کے ذمہ داروں سے مذاکرات کر کے اپنے مسائل بھی پیش کیے جائیں، مشکلات اور ان کے حل سے آگاہ کیا جائے اور ان کی طرف سے آنے والی شکایات کا بھی ازالہ کیا جائے۔

☆.....یہ بھی طے ہوا کہ اپنے دروس کے دوران متانت کے ساتھ علمی تحقیق پر توجہ مرکوز رکھی جائے، کسی مسئلہ پر بحث ونقد میں اس کا بطور خاص خیال رکھا جائے کہ اس سے فرقہ وارانہ منافرت پیدا نہ ہو۔

☆.....مالی معاملات میں شفافیت اور امانت ودیانت کو یقینی بنایا جائے۔

☆.....اس عزم کا بھی اعادہ کیا گیا کہ چونکہ مدارس کا مقصد دین اور علوم دینیہ کی اشاعت اور تحفظ ہے، کوئی گروہی یا شخصی غرض یا جاہ ومال کی طلب نہیں ہے، اس لیے مدارس اپنے معاملات کو مذاکرات، مشاورت اور افہام وتفہیم سے حل کرنے کی جائز حدود میں کوشش جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا حامی وناصر ہے، اسی کی بارگاہ سے انابت ورجوع کا اہتمام کریں گے تو ان شاء اللہ! ہر فتنہ اپنی موت آپ مرجائے گا۔“

....

ہم موجودہ حکومت اور ارباب اقتدار سے مزید اتنا ضرور عرض کریں گے کہ گزشتہ اور موجودہ حکومتوں کی مدارس ودینی مراکز کے بارے پالیسیوں اور ان کی کردارکشی، ان کی حوصلہ شکنی اور عصری تعلیمی اداروں کی برابر سرپرستی کے حسب توقع نتائج آنا شروع ہوگئے ہیں۔ ان عصری اور حکومتی اداروں سے فارغ التحصیل ایک پاکستان کا وزیر داخلہ بنتا ہے تو اس کو سورۂ اخلاص تک پڑھنا نہیں آتی۔ دوسرا ان اداروں سے تعلیم یافتہ ہو کر ایک سینئر سیاستدان اور ماہر وکیل بنتا ہے تو بار بار سورۂ اخلاص صحیح پڑھنے کی کوشش کے باوجود وہ سورۂ اخلاص صحیح نہیں پڑھ سکتا اور اب نوبت بایں جارسید کہ صدر پاکستان محترم جناب ممنون حسین صاحب ایک تقریب میں شریک ہوتے ہیں تو وہاں تقریب کے آغاز میں اس تقریب کے میزبانوں کو اپنوں میں سے کوئی تلاوت کرنے والا نہیں ملتا تو وہ تلاوت کی کیسٹ پر گزارہ کرتے ہیں، جس پر صدر پاکستان کو بھی غصہ آتا ہے اور تقریب کے میزبانوں کی سرزنش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خبردار! آئندہ ہر تقریب میں تلاوت کے لیے کسی قاری صاحب کا ضرور انتظام کیا جائے۔ یہ ہے ہمارا ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ اور یہ ہے ہماری پالیسیوں کا نتیجہ۔ فاعتبروا یا أولي الأبصار!

صدر پاکستان سے بھی ہماری درخواست ہے کہ خدارا! ان مدارس ومساجد پر قدغن اور ان کی عیب جوئی کی بجائے ان مدارس اور مساجد کا احسان مند اور ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے ہر دور میں وسائل واسباب کی سہولتوں سے بے نیاز ہو کر پاکستان کا اسلامی تشخص اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کو حفاظ، قراء، علماء، خطباء، فقہاء، مناظر، محدثین، مفسرین اور متکلمین دینے کے علاوہ امت مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت اور ان میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلائی ہے اور آئندہ بھی دین کی آبیاری وحفاظت اور ترویج واشاعت انہیں کے دم سے ہی ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! اگر ان کا ناطقہ بند کیا گیا اور انہیں مختلف حیلوں بہانوں سے دیوار سے لگایا گیا تو کہیں مبادا وہ وقت نہ آجائے جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم (دین) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، میں ایسا بندہ ہوں جو اٹھالیا جاؤں گا اور پھر فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں تک کہ اگر دو آدمی آپس میں کسی فریضہ کے بارے میں اختلاف کریں گے تو انہیں کوئی آدمی ایسا نہ ملے گا جو ان میں فیصلہ کر سکے۔“ (دارمی ودارقطنی بحوالہ مشکوٰۃ ص:۳۸)

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

دینِ اسلام..... دینِ فطرت

مولانا شمس الحق ندوی

اسلام دین فطرت ہے، وہ ایک آسمانی دین اور خدائی قانون ہے، اس کائنات کے خالق و مالک نے جس نے انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور کائنات کی دیگر اشیاء کو انسانوں کی ضروریات پوری کرنے اور اس دنیا کی محدود زندگی میں راحت رسانی کے لئے پیدا کیا ہے، وہ اپنے دین و قانون کو جس کی روشنی میں انسانوں کو زندگی گزارنی چاہئے، اپنے رسولوں کے ذریعہ ہر قوم و ہر زمانہ میں بھیجتا رہا ہے، جنہوں نے رسولوں کو مانا، ان کی تعلیمات کو سینے سے لگایا اور اس کے پیچھے سب کچھ قربان کیا، انہوں نے کسی ادنیٰ چیز کی پروا اس لئے نہیں کی کہ ان کے سامنے ایک دائمی زندگی کا تصور و عقیدہ تھا، جس کے سامنے اس دنیائے فانی کی زندگی ایک لمحہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ساحران فرعون باوجود فرعون کی باجاہ و جبروت حکومت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت و رسالت پر ایمان لائے اور فرعون نے ان کو عبرتناک سزا اور پھانسی کی دھمکی دی تو انہوں نے بے جھجک کہا:

''اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنقَلِبُوْنَ۔''

(الزخرف:۱۴)

ترجمہ: ''ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔''

جہاں عیش و آرام کی دائمی زندگی ہوگی، اس لئے تمہاری سزا کی کوئی پروا نہیں اور جنہوں نے نہیں مانا وہ طرح طرح کے عیب لگاتے رہے اور خامیاں بیان کرتے رہے۔ جنہوں نے مانا ان کی زندگیوں میں شرافت، محبت و رحمت، خوش خلقی و خوش اطواری، عصمت و عفت، ایثار و قربانی اور عدل و انصاف جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہوئیں اور جنہوں نے نہیں مانا وہ گندگی کے کیڑے کی طرح صاف ستھرے اور پاکیزہ ماحول سے بھاگتے اور بدکتے ہی رہے۔

کوئی نبی ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے نہیں آتا، ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خدا کی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فریضہ نبوت ادا کرکے اس دنیا سے تشریف لے گئے، مگر اپنے پیچھے اپنے فدائیوں اور قدردانوں کی ایک ایسی جماعت بلکہ امت چھوڑ گئے، جس نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا پرچم بلند رکھا، بلکہ ان تعلیمات کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا، شب و روز کے اعمال، جلوت و خلوت کے تمام احوال اور سیرت و کردار کو اس طرح محفوظ کرلیا کہ آج ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی اور حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں، دنیا کے کسی بھی رہبر و پیشوا کی اتنی سچی اور حقیقت کی آئینہ دار تصویر نہیں پیش کی جاسکتی، جس کے نتیجہ میں دنیا کی تمام قومیں اس نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی تعلیمات کی حریف و دشمن رہی ہیں، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں ان کی بدنما اور گندی صورتیں چھپ نہیں پاتی ہیں، خصوصاً یہود و نصاریٰ شروع ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاسد و حریف رہے ہیں اور ان کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو مجروح کرکے ان تعلیمات میں شکوک و شبہات پیدا کردیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، اس طرح اس امت کا وجود ختم ہوجائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی حامل و داعی اور کار نبوت کی وارث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، اسی منصوبہ کے تحت مستشرقین اسلامیات پر کتابیں تالیف کرتے اور ان میں درمیان درمیان میں ایسے جملے لکھتے رہے ہیں

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

جو ان کی تعریف وتوصیف کی ساری عمارت کو ڈھا کر اس کے اندر بے یقینی و بے اعتمادی کی کیفیت پیدا کردے۔ مگر اسلام کے سپوتوں اور اس کے ہونہار فرزندوں نے اس کا ہر عہد میں پوری ہمت و جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے، یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ اسلام کے اس صاف وشفاف چشمہ کو دہشت گردی کا نام دیا جارہا ہے۔

آج جو یورپ اپنی لگائی ہوئی آگ میں جل رہا ہے، چہ جائیکہ وہ اسلام کے آبِ حیات سے فائدہ اٹھاتا، وہ ساری دنیا میں اس کو دہشت گردی کا مذہب ثابت کرنے اور پوری دنیا کو اسے دہشت گرد باور کرانے میں لگا ہوا ہے اور دنیا کی قومیں بلا کسی تحقیق کے اس کی لے میں لے ملا رہی ہیں۔

اسلام تو انسان کو شرم وحیا کی چادر عطا کرتا ہے، محبت واخلاق کا سبق پڑھاتا ہے، اپنے پرائے پر غم کھانا سکھاتا ہے، عورت ومرد دونوں کو ان کی فطری ساخت کے دائرہ میں دونوں کو پورا حق عطا کرتا ہے اور ہر ایک کے الگ الگ فرائض وذمہ داریاں بتاتا ہے، زندگی گزارنے کے صاف ستھرے اصول عطا کرتا ہے، طاقتور کو کمزور پر ترس کھانا سکھاتا ہے، پاکیزہ معاشرہ اور ستھرا سماج وجود میں لانے کا درس دیتا ہے۔

اگر اس صورت حال پر اس قانون فطرت کی روشنی میں نہ غور کیا گیا جو خالق کائنات نے انسانوں کی فلاح وبہبود کے لئے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجا ہے تو انسانیت کو تباہی سے کوئی بچا نہیں سکتا، اس درد کا درماں اسی کے بتائے ہوئے ضابطۂ حیات میں ہے، جس نے اس پتلۂ خاکی کو وجود بخشا ہے اور اس کے مزاج وطبیعت سے خوب واقف ہے، پھر اس میں دہشت گردی کہاں سے داخل ہوگئی؟!

☆☆......☆☆

سیشن جج ساؤتھ کراچی کی عدالت سے قادیانی ماہنامہ ”انصار اللہ“ کے ایڈیٹر وپبلشر کے وارنٹ گرفتاری

عدالتی رپورٹ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ احمد میاں حمادی مدظلہ نے مورخہ ۱۱ر مارچ ۲۰۰۱ء کو تھانہ ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر زیر دفعہ ۲۹۵/۲۹۵-بی، ۲۹۵-سی، ۲۹۸-سی تعزیرات پاکستان کے تحت قادیانیوں کا ماہنامہ انصار اللہ، شمارہ ۱، جلد ۴۴ کے ایڈیٹر نصر اللہ خان ناصر، پبلشر چوہدری محمد ابراہیم، پرنٹر قاضی منیر اور شبیر احمد ثاقب درج کرائی۔ ایف آئی آر کے مطابق مدعی مقدمہ نے بیان کیا کہ ۳۱ر جنوری ۲۰۰۱ء کو جامع مسجد میں یہ رسالہ رکھا ہوا تھا، جب ہم نے رسالے کو پڑھا تو مطالعہ کے دوران اس رسالے میں توہین رسالت، حضرت امام حسینؓ کی بے حرمتی اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور قرآن مجید کی بے حرمتی اور قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے کا مواد موجود تھا۔ صفحہ نمبر ۱۴ اور صفحہ ۳۰ پر ملعون غلام احمد قادیانی کے لئے درود وسلام کے الفاظ لکھ کر توہین رسالت کی گئی ہے۔ کیونکہ درود وسلام کے الفاظ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور شہادت حسینؓ کو مرگ حسین یعنی حضرت حسینؓ کی موت لکھ کر حضرت حسینؓ اور ان کی بے مثال شہادت کی توہین کی ہے۔

قرآن مجید کی آیات یا آیتوں کے حصے لکھ کر قرآن مجید کا غیر قانونی استعمال کرکے توہین قرآن اور کفریہ قادیانی مذہب کا قرآن مجید ظاہر کرکے اور قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا جرم کیا ہے۔ لہٰذا ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی، چالان داخل ہوا۔ ملزمان نصر اللہ خان ناصر اور شبیر احمد ثاقب نے مورخہ ۲۵ر نومبر ۲۰۰۴ء کو ہائیکورٹ سے اپنی عبوری ضمانتیں کروالیں۔ باقی دو ملزمان چوہدری ابراہیم اور قاضی منیر کو عدالت نے اشتہاری قرار دے دیا۔

ملزمان نے ہائیکورٹ سندھ کراچی میں مورخہ ۲۷ر اپریل ۲۰۰۶ء کو مقدمے کو ٹنڈو آدم سے کراچی منتقل کرنے کی درخواست داخل کی۔ جس میں تحریر کیا گیا کہ ملزمان کو مدعی اور اس کے پیروکاروں سے جان کا خطرہ ہے، لہٰذا اس مقدمے کو کراچی منتقل کیا جائے۔ چنانچہ عدالت نے ملزمان کی اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے مقدمے کو کراچی منتقل کردیا۔

ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ کی عدالت میں مقدمے کی سماعت مکمل ہوئی، تمام گواہوں کے بیانات ریکارڈ کئے گئے تو قادیانی ملزمان نے سیشن کورٹ میں بریت کی درخواست داخل کی، جس پر تفصیلی بحث ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے کورٹ کو بتایا کہ اب تک کی جتنی گواہیاں کورٹ میں لائی گئی ہیں۔ ان میں ماہنامہ ”انصار اللہ“ میں تحریر کردہ عبارت اور ملزمان کی طرف سے اس تحریر کا انکار نہیں ہوا، ملزمان نے اب تک عدالتی کارروائی میں جتنے بھی حلف نامے داخل کئے ہیں ان میں لفظ احمدی/قادیانی تحریر ہے۔ لہٰذا ملزمان کے خلاف الزام ثابت ہوچکا ہے۔ اس پر عدالت نے ملزمان کی بریت کی درخواست خارج کردی، اس کے بعد ملزمان نے سیشن عدالت کے فیصلے کے خلاف بریت کی اپیل ہائیکورٹ میں داخل کی جبکہ مورخہ ۷ار نومبر ۲۰۱۱ء کو ہائیکورٹ کے جج شاہد انور باجوہ نے بھی قادیانیوں کی بریت کی درخواست خارج کردی۔ قادیانی ملزمان نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ آف پاکستان میں چیلنج کردیا مگر سپریم کورٹ نے قادیانیوں کی بریت کی درخواست کو رد کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی افسر کا بیان سیشن جج ساؤتھ ریکارڈ کرکے اس کا فیصلہ دے۔ ملزمان کورٹ میں حاضر نہیں ہوئے تو سیشن جج ساؤتھ نے ملزمان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے اور مورخہ ۳ر مارچ ۲۰۱۵ء کو ایس پی چنیوٹ اور ڈی آئی جی فیصل آباد کو نوٹس جاری کئے کہ قادیانی ملزمان ماہنامہ ”انصار اللہ“ کے ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر کو گرفتار کرکے بمطابق ۶ر اپریل ۲۰۱۵ء کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر اور اس مقدمے کے مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے عدالت سے استدعا کی کہ حکومت پنجاب کو حکم جاری کیا جائے کہ قادیانی ماہنامہ ”انصار اللہ“ کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے اور اشاعتی اجازت نامے کو اور اس کے تمام اشاعت شدہ مواد کو ضبط کیا جائے، تاکہ ملک میں امن وامان کی صورت حال خراب نہ ہو، عدالت نے نوٹس جاری کردیے۔

منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ

زبان و قلم کا بے جا استعمال!

موجودہ عہد کے فساد کی بنیاد

مولانا سید محمد واضح رشید حسنی ندوی

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ اور نشر و اشاعت کی سہولتوں اور مادی وسائل، طباعت اور سوشل میڈیا کی ترقی نے ہر صاحب قلم اور اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی پر قدرت رکھنے والے کو قلم اٹھانے کا اچھا موقع فراہم کر دیا ہے، پُرشور زندگی میں معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے کی جانے والی مسلسل جدوجہد نے ہر شخص کو متنوع لٹریچر پڑھنے کا موقع فراہم کر دیا ہے، جس سے وہ اپنی معلومات میں اضافہ کے ساتھ اپنے مسائل سے کچھ دیر کے لئے سکون حاصل کر سکے، اس کی وجہ سے رسائل، اخبارات، قصہ کہانی کی کتابوں اور ناولوں کی طلب میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دور میں ہر قسم کے رطب و یابس، سنجیدہ و تفریحی، دین و دنیا، علم و جذبات، شعور و احساس سے متعلق مواد بازار میں فراہم ہوتا ہے، ہر شخص اپنے ذوق اور معیار علم کے مطابق اس کا انتخاب کر سکتا ہے، ٹرین میں، بس میں، ہوائی سفر میں بھی وقت گزاری کے لئے کسی کتاب یا رسالہ، اور ملٹی میڈیا یا موبائل یا ٹیبلٹ کا ساتھ رکھنا ثقافت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

کتب بینی سے اس غیر معمولی دلچسپی اور مضمون نگاری کے لئے مواقع کے حصول کے نتیجے میں بہت سے ذاتی کتب خانے اور ایسی اکیڈمیاں قائم ہو گئی ہیں، جہاں دین و دنیا دونوں سے متعلق کتابیں دستیاب ہیں، جو افکار و نظریات کو سنوارتی بھی ہیں اور بگاڑتی بھی، جن سے اخلاقی قدروں کی تعمیر بھی ہوتی ہے تخریب بھی اور جو انسانوں کو انتہا پسندی، دہشت گردی اور دوسروں کے ساتھ بدمعاملگی پر بھی آمادہ کرتی ہیں، یہ کتابیں سڑکوں، ریلوے اسٹیشنوں اور بس اسٹینڈوں پر قائم بک اسٹالوں سے فراہم ہو سکتی ہیں اور چلتے پھرتے آواز لگا کر کتابیں، افسانے، رسائل، ماہنامے، میگزین، جاسوسی ناول، سفرنامے اور علمی و تاریخی تحقیقات بیچنے والے بکثرت نظر آتے ہیں، پڑھنے کی عادت ایسی عام ہو گئی ہے کہ بعض لوگ سونے سے پہلے کوئی تفریح آمیز یا سنسنی خیز کتاب پڑھے بغیر سو نہیں سکتے۔

مطالعہ کے اس غیر معمولی شغف کے نتیجے میں نشر و اشاعت کے اداروں کو جو عظیم الشان فوائد حاصل کر رہے ہیں، حوصلہ مند اور مادی نفع حاصل کرنے والے انشاء پردازوں کی ضرورت پڑتی ہے اور بسا اوقات مشہور اور نامور مصنفوں کو بھی ایسے موضوعات پر لکھنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے جو دلوں کو موہ لیں اور بازار میں اسے مقبولیت حاصل ہو اور ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے، ایڈیشن کے ایڈیشن نکلتے جائیں، لہٰذا بہت سے مفکرین اور اہل قلم ان کے دام میں پھنس کر ان پُرکشش موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں جو پڑھنے والوں اور خریداروں کو اپنی طرف کھینچ لیں۔

اس طرح آج کے دور میں کتابیں لکھنا اور اخبار نکالنا مادی فوائد کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ بن گیا ہے، اب وہ تعلیم و تربیت یا اخبار و اطلاع کا ذریعہ نہیں رہا، اس لئے مصنفوں کی حقیقی نیت معلوم کرنے کے لئے جب ان کی کتابوں کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ وہ علمی و فکری ہیں یا مادی و تجارتی، تو بیشتر مصنفوں کا نام پیشہ وروں کی فہرست میں آتا ہے اور یہ بات اخبارات و رسائل کے تبصروں اور کتابوں میں پیش کردہ افکار و نظریات کے درمیان تقابل سے نمایاں طور پر سامنے آجاتی ہے، کتابیں موقع و حالات کے مطابق لکھی جاتی ہیں، جس طرح سیاسی لیڈر اپنے مفاد اور موقع کے اعتبار سے اپنی پارٹی اور افکار و نظریے بدلتے رہتے ہیں، اسی طرح بعض مصنفین اپنے اصول و مبادی کو چند سکوں میں فروخت کر دینا اور انہیں قربان کر دینا ذرا معیوب نہیں سمجھتے۔

اس دور میں زندگی کے ہر میدان میں مادیت پرستی کا دور دورہ ہے، ہر قول و فعل کی بنیاد سیاسی و شخصی مصلحت ہو گئی ہے، راست گوئی کے مقابلے میں کذب و افترا کا بازار گرم نظر آتا ہے، کسی بڑی شخصیت یا کسی بڑی تحریک و دعوت اور ادارہ کا محاسبہ کرنے اور بہتان لگانے کا ہر شخص اپنے کو اہل سمجھتا ہے

گزشتہ زمانہ میں تعلیم یافتہ طبقہ اپنے فکری اصول ومبادی کی خاطر جانی قربانیاں تک پیش کردیا کرتا تھا، بہت سے قائدین ولیڈران اور ان کے پیروکاروں کو اسی کی خاطر نذر آتش کردیا گیا اور کتنوں کو تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا، ان کے یہاں افکار کے اظہار میں تردد وتذبذب عار کی بات سمجھی جاتی تھی، اس لئے آج کے ذہن وفکر اور عہد ماضی کے ذہن وفکر میں کوئی جوڑ ہی معلوم نہیں ہوتا، اس زمانے کے قائدین ومفکرین اصول کے اور مصنفین اپنی تحقیق کے پابند ہوتے تھے، ادب وصحافت میں بھی کردار کی تعمیر، انسانیت کی خدمت، وطن یا ملت کا مفاد ملحوظ ہوتا تھا، ایسے مصنفین کی ایک بڑی تعداد ملتی ہے جن کی نگارشات ان کی زندگی میں شائع ہی نہ ہوسکیں اور ان کی محنت کا ان کو کوئی مادی صلہ نہ ملا، مگر ان کا ضمیر اظہار خیال کردینے کے بعد مطمئن ہوگیا۔

لیکن اس دور میں زندگی کے ہر میدان میں مادیت پرستی کا دور دورہ ہے، ہر قول وفعل کی بنیاد سیاسی وشخصی مصلحت ہوگئی ہے، راست گوئی کے مقابلے میں کذب وافترا کا بازار گرم نظر آتا ہے، کسی بڑی شخصیت یا کسی بڑی تحریک ودعوت اور ادارہ کا محاسبہ کرنے اور بہتان لگانے کا ہر شخص اپنے کو اہل سمجھتا ہے، چاہے اس کا دامن کتنا ہی داغدار کیوں نہ ہو، آزادیٔ تحریر وتقریر اور وسائل نشر واشاعت نے، خاص طور سے وسائل وبلاغ کی کثرت اور سوشل میڈیا کی سہولت نے اس کام کو اور آسان بنادیا ہے، تقریر وتحریر کے اس غلط استعمال نے ذہنی بے راہ روی اور لوگوں کی حیرانی وپریشانی میں اضافہ کردیا ہے، حیرت تو اس وقت ہوتی ہے جب کوئی صاحب قلم معاملہ کو بالکل پلٹ دیتا ہے، بعض اہل قلم کی نگارشات کا اگر ریکارڈ جمع کیا جائے تو عجیب وغریب ذہنی قلابازیوں کا مظاہرہ نظر آتا ہے۔ گویا صحافت کے میدان میں ہر شخص متہم نظر آتا ہے، جس طرح الیکشن میں ہر امیدوار مجرم نظر آتا ہے، اس لئے کہ ہر امیدوار دوسرے کو متہم ٹھہراتا ہے اور عوام میں اس کے مجرمانہ ریکارڈ کی تشہیر کرتا ہے، بالآخر ووٹر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ تمام امیدوار خائن اور مجرم ہیں۔

احساسات وجذبات کی ترجمانی اور اظہار رائے کے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا (فیس بک، ٹوئٹر، یوٹیوب اور واٹس ایپ) نے ہر کس وناکس کو اپنی بات کہنے کا موقع فراہم کردیا ہے، عالم وجاہل، بڑے بوڑھے، بچے جوان بلکہ طبقات انسانی کے ہر فرد کو اپنی بات کہنے اور دوسروں کی باتوں کو شیئر کرنے کا پورا موقع حاصل ہے، اس بے تحاشا آزادی کی وجہ سے ایسے واقعات پیش آرہے ہیں جن سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے یا دوسروں کے سیاسی نظریہ فکر سے ٹکراتے ہیں یا دوسروں کے مذہبی یا قومی یا ملکی اقدار اور مسلمات سے متصادم ہوتے ہیں، اظہار رائے کے یہ وسائل کشمکش اور اختلاف کا سبب بن رہے ہیں، جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی خونی تصادم اور فرقہ وارانہ فساد برپا ہوجاتا ہے۔

بہرحال اس زمانے میں تصنیف وتالیف کا کام بس ایک پیشہ بن کر رہ گیا ہے جب کہ یہ ایک بڑی ذمہ داری کا کام تھا اور اس کے لئے تحقیق وجستجو اور امانتداری کی ضرورت تھی، لیکن اس وقت وہ پراگندہ خیالی، ذہنی پریشانی کا سبب بن گیا ہے، یہ رجحان انتہائی خطرناک ہے اس لئے کہ کتاب، رسالہ یا اخبار اپنی تاثیر میں مہلک ہتھیار سے کسی طرح کم نہیں، کیونکہ وہ ذہن سازی کا رول ادا کرتی ہے اور ذہن میں وہ قائد ہے جو انسانوں کو اسلحہ کے استعمال کا صحیح طریقہ بتاتا ہے تو جب تک اس کے ساتھ بلند اصول، اعلیٰ مقاصد اور صالح رہنمائی کا عظیم عنصر نہیں ہوگا وہ لوگوں میں خون خرابہ اور عناد ودشمنی کا بیج بوتا رہے گا جیسا کہ اس کے اثرات اس وقت ظاہر ہورہے ہیں۔

کتابت وخطابت کا مسئلہ ایک مسلمان کے لئے جو آخرت اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے، بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اس دن ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے اور زبانیں گنگ ہوجائیں گی اور ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا، زبان سے نکلے ہوئے ہر ہر حرف پر گرفت ہوگی، لکھنے والا جو چاہے لکھتا رہے اور جس کو جو بولنا ہے وہ بول لے، لیکن یہ یاد رہے کہ اس کا بدلہ بہت جلد ملنے والا ہے، اللہ کے فیصلے سے اس کو کوئی ذات بچا نہیں سکتی۔

بعض اہل قلم عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اشتعال انگیز انداز کلام یا انداز تحریر اختیار کرتے ہیں، ان کو اس سے مطلب نہیں ہوتا کہ ان کی تحریر یا تقریر کیا ردعمل پیدا کرے گی اور اس کے کیا نتائج مرتب ہوں گے، انہوں نے اپنے افکار کو بکنے والا ایک سامان بنالیا ہے، وہ اپنی مقبولیت پر فخر کرتے ہیں، لیکن انہیں یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ وہ جو کچھ لکھتے یا بولتے ہیں وہ اللہ کے دفتر میں ریکارڈ ہورہا ہے اور اس کو ریکارڈ کرنے والے ایجنسیوں سے کہیں زیادہ مستعد وباریک ہیں، جو چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی سب بات محفوظ کرتے جارہے ہیں اور روز جزا میں پوری فائل حاضر کردیں گے، جس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا۔"

(الکہف:۴۹)

ترجمہ: "کوئی چھوٹی بڑی چیز اس نے ایسی نہیں چھوڑی جو شمار نہ کی ہو اور وہ اپنا سب کیا دھرا موجود پائیں گے۔"

☆☆......☆☆

وہ نورانی چہرہ!

مفتی ثناء الرحمن

غالباً ۱۴۳۰ھ کے حج کا موقع تھا میدان عرفات میں سورج غروب ہو چکا تھا، حجاج کرام مزدلفہ کی طرف کوچ کر رہے تھے، ہم بھی اپنے گروپ کے ساتھ خیمے سے نکلے کہ سب کو جمع کر کے آٹھ آٹھ دس دس افراد کے گروپ بنا کر ان کو مزدلفہ کی طرف روانہ کریں۔

باہر نکلا تو ایک ساتھی سے معلوم ہوا کہ ختم نبوت حج گروپ کا خیمہ قریب میں ہی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ چل کر دیکھا جائے کیونکہ ختم نبوت حج گروپ کے ساتھ بڑے بڑے علماء کرام آیا کرتے ہیں، ان کی زیارت ہو جائے گی قبولیت دعا کا موقع ہے، ان سے دعا کروالیں گے۔ اس خواہش کے تحت ختم نبوت کے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک نورانی صورت چہرے والے بزرگ جن کی نورانیت میں سفید احرام میں اور بھی اضافہ ہو رہا تھا، بلکہ یہ کہا جائے کہ جب دن اپنی نورانیت کھو رہا تھا اور رات اپنی سیاہ چادر پھیلا رہی تھی اس وقت نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کا علم بلند کرنے والے اللہ کے بندے کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا کہ میدان عرفات میں اس کی نورانیت چہار سو پھیلی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی سچائی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”نضر اللہ عبد اسمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقه ورب حامل فقه الی من هوا فقه منه۔“ (مشکوٰۃ، کتاب العلم، ص:۳۵)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو جیسا سنا ہو بہو لوگوں تک پہنچایا کیونکہ بعض حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔“

وئیل چیئر پر بیٹھے ہوئے نظر آئے، میں نے ایک ساتھی سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب ہیں اور آج ہی پاکستان سے اطلاع آئی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ نے ان کو اپنا امیر منتخب کرلیا ہے۔ میں نے فوراً ماشاء اللہ کہا اور دل نے گواہی دی کہ مجلس شوریٰ کا فیصلہ بالکل درست ہے، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کا جانشین ایسا ہی ہونا چاہئے۔

یہ تھی حضرت حکیم العصر مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہ سے پہلی ملاقات اس پہلی ملاقات نے حضرت رحمۃ اللہ کی شخصیت کا ایسا تاثر چھوڑا کہ جب کچھ عرصے بعد یہ اطلاع ملی کہ حضرت کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں اور مادر علمی معہد الخلیل الاسلامی میں منعقد ہونے والی ماہانہ درود شریف کی مجلس سے خطاب فرمائیں گے تو طبیعت بے چین ہوگئی اور دل میں یہ خواہش کروٹیں لینے لگی کہ جلد از جلد مقررہ وقت آئے اور دوبارہ اس نورانی چہرے کی زیارت نصیب ہو۔

مقررہ وقت پر جب مادر علمی پہنچے تو عجیب منظر تھا لگتا تھا کہ ہر طرف نورانیت ہی نورانیت ہے اور آسمان علم وعمل کے کئی ستارے مادر علمی میں جمع ہو گئے ہیں۔ حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا شفیق بستوی صاحب مدظلہ، معہد الخلیل الاسلامی کے بانی حضرت مولانا یحییٰ مدنی صاحب رحمہ اللہ اور ہمارے شیخ مفتی سعید احمد صاحب اوکاڑوی مدظلہ اور دیگر صاحب علم وفضل احباب موجود تھے۔ ایسا ہی بابرکت ماحول اس وقت بھی دیکھنے کو ملا تھا جب برکۃ العصر شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا طلحہ صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم مادر علمی میں تشریف لائے تھے۔

درود شریف کی مجلس کے بعد بڑے مولانا حضرت مولانا یحییٰ مدنی صاحب رحمہ اللہ نے جس محبت سے حضرت کا تعارف کروایا اور حضرت رحمہ اللہ نے اپنے بیان میں جس طرح حضرت سے اپنے تعلق کا اظہار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ الحب للہ کیا ہے! محبت کسے کہتے ہیں اور ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ کیسی محبت ہونا چاہئے اور ایک مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان کے لئے کیسے جذبات ہونے چاہئیں۔

بہرحال حضرت رحمہ اللہ سے شاگردی کا تعلق رہا اور نہ زیادہ صحبتیں میسر آئیں مگر یہ وہ مواقع اور زیارتیں ہی ایسی ہیں کہ انہوں نے حضرت کی محبت و تعلق کے ایسے نقوش دل پر چھوڑے ہیں کہ حضرت کی رحلت کا سن کر ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ایسی ہستی ہم سے بچھڑ گئی، جس سے لمحوں لمحوں کی رفاقتیں تھیں، جس سے سانسوں کے تانے بانے جڑے ہوئے تھے۔

حضرت رحمہ اللہ کی زندگی بھی مثالی تھی کہ زندگی قال اللہ وقال الرسول پڑھتے پڑھاتے اور ختم نبوت کی حفاظت میں گزری اور موت بھی مثالی کہ موت اسلام کے قلعوں کی حفاظت کرتے ہوئے آئی۔

”ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو پورے دیئے جائیں گے بدلے قیامت کے ہی روز پس جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکا کا سودا ہے۔“ (سورۃ آل عمران)

اللہ رب العزت ایسی ہی مبارک زندگی اور ایسی ہی مبارک موت ہمیں بھی نصیب فرمائے کہ زندگی خدمت اسلام میں گزرے اور موت رضائے الٰہی کے ساتھ آئے۔ ☆☆☆

115 افراد کے قبولِ اسلام کا ایمان افروز منظر

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

اندرون سندھ بارہا جانے کا اتفاق ہوا لیکن اب کی بار جو ماتلی ضلع بدین اندرون سندھ جانا ہوا تو دل باغ باغ ہوگیا۔ ایسا یادگار سفر، ایسا ایمان افروز اجتماع، ایسا نظر نواز منظر شاید ہی کبھی نظروں سے گزرا ہو۔ ماتلی میں ان ۲۵ خاندانوں کے ۱۱۵ خوش قسمت افراد کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا جنہوں نے اللہ رب العزت کے کرم اور اپنی رضا و رغبت سے دین اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پچیس خاندانوں کے ان ایک سو پندرہ افراد میں سے ۳۵ مرد، ۳۲ خواتین، ۲۲ بچے اور ۲۶ بچیاں شامل تھیں۔ ان کے اعزاز میں منعقدہ تقریب جو ایک اجتماع کی شکل اختیار کر گئی تھی، میں علاقے کے جید علماء کرام، معززین علاقہ، دینی مدارس کے ذمہ داران اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ کراچی سے جامعہ فاروقیہ، جامعۃ الرشید کے وفود اور مندوبین بالخصوص شریک ہوئے۔ راقم السطور کو ان خوش قسمت افراد کو کلمہ طیبہ پڑھانے کا اعزاز بخشنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا، جب ان نو مسلم بھائیوں اور بہنوں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر دین اسلام کو قبول کرنے کا اعلان کیا تو اس وقت جو ایمان افروز منظر تھا اور حاضرین کے جو احساسات اور کیفیات تھیں، ان کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ فرط مسرت سے ہر چہرہ گلاب کی مانند کھلا ہوا تھا، خاص طور پر مدرسہ بیت السلام کے جن محنتی اور مخلص ذمہ داران اور مبلغین کی شبانہ روز جدوجہد اور کوششوں کے نتیجے میں یہ بہار آئی تھی، ان کی حالت دیدنی تھی اور ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

اس تقریب سے خطاب کے دوران میں نے سب سے پہلے خوش قسمت نو مسلم بہن بھائیوں کو مبارکباد پیش کی، ان کے لئے خیر مقدمی کلمات کہے، ان کے ساتھ تمام اہل اسلام کی جانب سے محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار کیا اور انہیں بتایا کہ حدیث مبارکہ کے مطابق قبول اسلام، اسلام سے قبل کی جملہ کوتاہیوں اور غلطیوں کی معافی اور صفائی کا باعث ہوتا ہے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انسان کی یہ حالت ہوتی ہے جیسے وہ نیا نیا دنیا میں آیا ہو، اس لئے آپ حضرات نئے عزم اور نئے انداز سے اپنی زندگی گزارنے کا عزم کریں۔ نو مسلم بہن بھائیوں کو واقعات سنا کر یہ بات باور کرائی کہ دین اسلام میں جدید و قدیم، امیر و غریب اور چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں، یہاں عزت و شرف کا معیار صرف اور صرف عمل اور تقویٰ ہے۔ انہیں بتایا کہ دنیا کی نعمت اللہ ہر کسی کو عطا فرماتے ہیں، اللہ کسی سے خوش ہوں یا ناراض عموماً دنیوی نعمتوں سے اللہ کسی کو محروم نہیں کرتے۔ لیکن ایمان کی دولت اللہ رب العزت محض اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتے ہیں، اس لئے آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ رب العزت نے آپ کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ ان لوگوں کو اسلام کی روشنی دکھانے کے لئے دن رات محنت کرنے والے علماء کرام اور مبلغین کو بھی ان کی محنت پر ملنے والے اعزازات اور اجر و ثواب کی تفصیل سے آگاہ کیا اور بتایا کہ کس طرح غزوۂ خیبر میں اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کی دکھتی آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر انہیں میدان جہاد میں بھیجا اور ان سے فرمایا کہ دین کی دعوت جنگ سے مقدم ہے اور اگر اللہ رب العزت آپ کی وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت کی دولت سے مالا مال فرماتے ہیں تو یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہے (یاد رہے کہ عربوں کے ہاں سرخ اونٹ بہت قیمتی اور محبوب مال تصور ہوتا تھا)۔

دین کی دعوت میں مصروف عمل کارکنان سے یہ بات زور دے کر کہی کہ دین اسلام میں اللہ رب العزت نے اتنی کشش رکھی ہے کہ اس کا عملی نقشہ اگر کسی کے سامنے پیش کر دیا جائے اور اس کی حقیقی دعوت سے کسی کو بھی روشناس کروا دیا جائے تو وہ اسلام قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لئے ہماری کوتاہی ہے کہ ہم حکمت و بصیرت اور اہتمام سے دین کی دعوت نہیں پہنچا سکے۔ اس دعوت کو پیار، محبت اور حسن اخلاق سے پہنچانا ہے لیکن اس بات کا اہتمام کرنا ہے کہ کسی کو مجبور کر کے یا کسی قسم کا لالچ دے کر دین اسلام میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ترغیب و تحریص اہل باطل کا طریقہ ہے، اہل حق کا طریقہ نہیں ہے، اس لئے ہرگز ہرگز ایسا تاثر بھی پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ کسی کو جبراً یا کسی قسم کا لالچ دے کر دائرہ اسلام میں داخل کیا گیا۔

اس موقع پر معززین علاقہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں پر بھی واضح کیا کہ دینی مدارس کی کیسی شاندار خدمات ہیں اور دینی مدارس کے

خلاف جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، وہ بالکل بے بنیاد ہے۔انہیں بتایا کہ آپ نے سنا ہوگا کہ مدارس اور علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں، آج آپ نے دیکھ لیا کہ علماء کرام اور اہل مدارس لوگوں کو کافر نہیں بلکہ مسلمان بناتے ہیں، کافر بناتے نہیں البتہ اگر کوئی ہو ہی کافر تو اس کا کافر ہونا بتاتے ضرور ہیں، جیسے ڈاکٹر یا حکیم کسی کو کسی مرض میں مبتلا نہیں کرتے بلکہ وہ اس مرض کی تشخیص کرکے اس کے تدارک کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح دینی مدارس اور علماء کرام بھی کفر کی تشخیص کرکے اس سے نجات دلانے اور خبردار کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔

یہاں اگر مدرسہ بیت السلام کی اندرون سندھ خدمات اور ان کے طریقہ کار کا تذکرہ نہ کیا جائے تو ناانصافی ہوگی۔ ماتلی ضلع بدین میں واقع مدرسہ بیت السلام جو جامعہ حسینیہ (ملحق وفاق المدارس العربیہ پاکستان) شہداد پور ضلع سانگھڑ کی شاخ ہے کے مولانا قاری عبدالرشید رحیمی جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فیض یافتہ ہیں اور عرصے سے اس علاقے میں دینی، تعلیمی، دعوتی اور رفاہی و فلاحی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس ادارے کے تحت اب تک ۱۹۷۰ افراد پر مشتمل ۲۲۲ خاندانوں نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کرلی ہے، مدرسہ بیت السلام اسلام قبول کرنے والوں کو کھانا اور رہنے کی جگہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی بنیادی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کرتا ہے، نومسلم خاندانوں کو ماہانہ وظائف، شادی بیاہ کے اخراجات، غمی و خوشی کے مواقع پر ان کی دلجوئی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے، اندرون سندھ اکثر غیر مسلم زمینداروں کے قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں، ان کے قرضوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، مردوں کے ساتھ ساتھ اسلام قبول کرنے والی خواتین کو بھی جامعہ خورشید الاسلام ماتلی میں تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔

مدرسہ بیت الاسلام کی خدمات قابل تحسین بھی ہیں اور قابل تقلید بھی، ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ اللہ اس ادارے کو مزید ترقیاں اور کامیابیاں نصیب فرمائے اور اس کے منتظمین اور مبلغین کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۵؍مارچ ۲۰۱۵ء)

دینی مدارس کو کوائف طلبی کے نام پر مشق ستم نہ بنایا جائے: وفاق المدارس

نت نئے فارموں کی تقسیم مذاکراتی عمل کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے، امتیازی سلوک افسوسناک ہے

چرچ پر حملہ اور دو زندہ انسانوں کو جلانا دونوں قابل مذمت ہیں: مولانا سلیم اللہ خان ودیگر

اسلام آباد (خبر ایجنسیاں) دینی مدارس میں نت نئے سروے فارموں کی تقسیم مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ وفاقی حکومت کے ساتھ مذاکرات صحیح سمت پر جارہے ہیں، تمام ملکی ادارے انہیں ڈی ٹریک کرنے سے گریز کریں، مدارس دینیہ کو کوائف طلبی کے نام پر مشق ستم نہ بنایا جائے، دینی مدارس کے طلبا کے ساتھ امتیازی سلوک افسوسناک ہے۔ چرچ پر حملہ اور زندہ انسانوں کو جلانا دونوں قابل مذمت ہیں، ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا انوارالحق اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں کے دینی مدارس میں آئے روز نت نئے سروے فارموں کی تقسیم مذاکرات کے عمل کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کے ساتھ مذاکرات صحیح سمت پر جارہے ہیں، تمام ملکی ادارے انہیں ڈی ٹریک کرنے سے گریز کریں اور مدارس دینیہ کو کوائف طلبی کے نام پر مشق ستم نہ بنایا جائے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے کہا کہ دینی مدارس کے طلبا کے ساتھ امتیازی سلوک افسوس ناک ہے، اس سے گریز کیا جانا چاہئے اور دینی مدارس کے طلبا اور اساتذہ کے ساتھ پاکستان کے دیگر شہریوں میں مختلف رویہ روا رکھنے سے اجتناب کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ چرچ پر حملہ اور دو انسانوں کو زندہ جلانا انتہائی افسوس ناک اور قابل مذمت ہے۔ دونوں واقعات کی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ تحقیقات کرواکر ذمہ داروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ان واقعات کی آڑ میں مسلم، مسیحی منافرت اور محاذ آرائی پیدا کرنے والی قوتوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ قانون ہاتھ میں لینے کی روش کی سختی سے روک تھام کی جائے اور وطن عزیز کو انارکی اور فسادات کی آگ میں جھونکنے سے ہر قیمت پر محفوظ رکھا جائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷؍مارچ ۲۰۱۵ء)

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی

چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

حافظ عبید اللہ

دوستو! مرزا قادیانی نے ’’مسیح موعود‘‘ کے ساتھ ساتھ ’’مہدی معہود‘‘ ہونے کا دعویٰ بھی کیا، یعنی وہ مہدی جن کے ظہور کی خبر احادیث میں وارد ہوئی ہے اور جنہیں عام طور پر مسلمان ’’امام مہدی علیہ الرضوان‘‘ کے نام سے یاد کرتے ہیں ، مرزا قادیانی کے بارے میں اس کے پیروکار یہ کہتے ہیں کہ ’’جس امام مہدی نے آنا تھا وہ مرزا قادیانی ہے‘‘ ،لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دعوائے ’’مہدیت‘‘ میں بھی ایسے ہی جھوٹا تھا جیسے دعوائے نبوت ومسیحیت میں اور اس نے اپنے اس دعویٰ میں بھی ویسی ہی قلابازیاں لگائیں جو وہ دعوائے نبوت اور دعوائے مسیحیت میں پوری زندگی لگاتا رہا۔

کبھی تو مرزا قادیانی یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ تمام احادیث جن کے اندر ’’مہدی‘‘ کے آنے کا ذکر ہے سب کی سب مجروح اور مخدوش ہیں اور ان میں سے ایک روایت بھی صحیح نہیں ، پھر اپنے اس بیان کو بدل کر یوں لکھا کہ مہدی کے بارے میں تمام روایات ضعیف ہیں صرف ایک حدیث صحیح ہے، کبھی اس نے ایسی جھوٹی روایات کو ’’حدیث رسول ﷺ‘‘ ثابت کرنے پر اپنی ساری طاقت خرچ کی جو کسی غیر معروف شخص کی طرف منسوب تھیں اور جنہیں بیان کرنے والے راویوں کے جھوٹے اور کذاب ہونے پر محدثین کا اتفاق تھا، کبھی اس نے یہ لکھا کہ صحاح ستہ میں ایک نہیں بلکہ بہت سے مہدیوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے، اور کبھی وہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کو ’’خونی مہدی‘‘ لکھتا رہا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی یہ ضد بھی ہے جس مہدی نے آنا تھا وہ میں ہی ہوں۔

جہاں تک مذہب اہل سنت کا تعلق ہے ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی متعدد صحیح اور مستند احادیث شریفہ میں قرب قیامت مسلمانوں کے ایک ایسے خلیفہ کا ذکر ملتا ہے جو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا اور اس کا نام آنحضرت ﷺ کے نام جیسا اور والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام جیسا (یعنی محمد بن عبداللہ) ہوگا، اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آسمان سے نزول ہوگا اور آپ نزول کے بعد سب سے پہلی نماز مسلمانوں کے اسی امام کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، اسی خلیفہ کو احادیث میں ’’المہدی‘‘ کے لقب کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے، اہل سنت کی کتب میں مہدی کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں جن میں ایک بڑی مقدار ضعیف اور موضوع روایات کی بھی ہے لیکن صحیح اور حسن روایات بھی کافی تعداد میں موجود ہیں جو بعض علماء کے نزدیک تواتر معنوی کے درجہ تک پہنچ جاتی ہیں، ان روایات میں سے بعض میں تو صاف طور پر مہدی کا ذکر ہے اور بعض روایات میں مہدی کا ذکر تو نہیں لیکن علماء نے تصریح کی ہے کہ مراد وہی ہیں، چند روایات یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

اہل سنت کی کتب میں مہدی (علیہ الرضوان) کا ذکر اور تعارف

☆ عن ابي سعيد الخدري قال : قال رسول الله ﷺ المهدي مني، أجلى الجبهة، أقنى الأنف، يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، ويملك سبع سنين. (سنن ابی داود:4285،مستدرک حاکم، کتاب الفتن نعیم بن حماد۔ واللفظ لابی داود)

ترجمہ: ’’حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہے (یعنی میری اولاد سے ہے) اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اٹھی ہوئی اور قدرے باریک ہوگی، وہ زمین کو ایسے ہی عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ اس کے آنے سے قبل ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی، اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔‘‘

☆ عن أم سلمة رضي الله عنها قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (سنن ابی داود:4284 ،سنن ابن ماجہ ، مستدرک حاکم۔ واللفظ لابی داود)

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مہدی میری عترت، میری بیٹی فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔

☆عن عليٍّ عن النبي ﷺ قال: لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي يملأها عدلاً كما مُلئت جوراً. (سنن ابی داود:4283،مسند احمد،

مصنف ابن ابی شیبہ۔ واللفظ لابی داود)

ترجمہ: ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: زمانہ ختم ہونے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) ایک دن ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسے وہ (اس کے آنے سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔''

☆عن عبدالله بن مسعودؓ قال: قال رسول الله ﷺ لاتذهب أو لاتنقضي الدنيا حتى يملك العربَ رجل من أهل بيتي يواطيء اسمه اسمي. (سنن ابی داود:4282، سنن ترمذی، مسند احمد، واللفظ لابی داود)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک عرب پر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت نہ کرلے جس کا نام میرے نام جیسا (یعنی محمد) ہوگا۔

☆عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ كيف أنتم إذا نزل ابنُ مريم فيكم وإمامكم منكم. (متفق علیہ) (مسند احمد، صحیح ابن حبان، سنن البیہقی، واللفظ للبخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا حال (مارے خوشی کے۔ناقل) کیا ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اُس وقت تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ (اہل سنت کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت مسلمانوں کے جس امام کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے وہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ہوں گے جیسا کہ صحیح مسلم کی اگلی حدیث میں بیان ہورہا ہے)۔

☆عن ابي سعيد الخدريؓ قال: سمعت النبي ﷺ يقول: لاتزال طائفة من أمتي يُقاتلونَ على الحقِّ ظاهرين إلى يوم القيامة، قال: فينزل عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم فيقول أميرهم: تعال صلِّ لنا، فيقول: لا، إن بعضكم على بعض أمراء تكرمة الله هذه الأمة. (صحیح مسلم، مسند احمد، صحیح ابن حبان، مسند ابی عوانہ، واللفظ لمسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہوگا جو قیامت تک حق کیلئے لڑتا رہے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، تو اس (حق پرستوں) کے گروہ کا امیر عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا: آیئے ہماری امامت کروایئے، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں (تم ہی امامت کرواؤ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر امیر بنایا ہے، اور یہ اللہ کی طرف سے امت محمدیہ ﷺ کیلئے خاص اعزاز ہے۔''

حافظ ابن قیمؒ نے یہی الفاظ حضرت جابر ﷺ سے روایت کئے ہیں، لیکن اس میں: ''فيقول أميرهم'' کی جگہ ''فيقول اميرهم المهدي'' کے الفاظ ہیں یعنی اس جماعت کے امیر مہدی ہوں گے جو یہ فرمائیں گے۔

(المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص:147)

☆عن ابي سعيد الخدريؓ قال: قال رسول الله ﷺ لا تقوم الساعة حتى يملك رجلٌ من أهل بيتي، أجلى أقنى، يملأ الأرض عدلاً كما مُلئت قبله ظلماً يكون سبع سنين. (مسند احمد:11130، مسند ابی یعلی، صحیح ابن حبان، واللفظ لاحمد)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت نہ کرلے، جس کی پیشانی کشادہ اور ناک اٹھی ہوئی قدرے باریک ہوگی، وہ زمین کو ایسے عدل وانصاف سے بھردیگا جیسے اس کے آنے سے قبل ظلم سے بھری ہوگی، اس کی حکومت سات سال تک رہے گی۔''

☆عن ابي سعيد الخدريؓ قال: قال رسول الله ﷺ تُملأ الأرض جوراً وظلماً فيخرج رجلٌ من عترتي يملك سبعاً أو تسعاً فيملأ الأرض قسطاً وعدلاً. (مسند احمد:11665، مستدرک حاکم، واللفظ لاحمد).

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: زمین ظلم وزیادتی سے بھرجائے گی تب میری نسل میں سے ایک شخص نکلے گا جو سات یا نو سال تک حکومت کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا۔''

☆عن ابي سعيد الخدريؓ وجابرؓ قالا: قال رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعدُّه. (صحیح مسلم:2914، مسند احمد، مسند ابی یعلی، واللفظ لمسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت جابرؓ دونوں سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو دولت کو بغیر گنے ہوئے تقسیم کرے گا۔

☆عن عبدالله بن مسعودؓ عن النبي ﷺ قال: لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطوّل الله ذلك اليوم حتى يبعث فيه رجلا مني (أو من أهل بيتي) يواطيء

اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔" (سنن ابی داود: 4282، مستدرک حاکم، مسند بزار، طبرانی، واللفظ لابی داود)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا ختم ہونے میں اگر ایک دن بھی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا فرمادیں گے (مراد یہ ہے کہ دنیا ختم ہونے سے پہلے یہ کام ضرور ہوگا) یہاں تک کہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجیں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا)۔

مذکورہ روایات سے مندرجہ ذیل باتیں روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہیں:

(۱)...... حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور ﷺ کے اہل بیت اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(۲)...... ان کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ (مرزا قادیانی کا نام غلام احمد بن غلام مرتضیٰ ہے)

(۳)...... وہ سات یا نو سال تک حکومت بھی کریں گے، کسی عیسائی حکومت کی چاپلوسی کرنے والے اور وفادار نہیں ہوں گے مرزا قادیانی کی طرح۔

(۴)...... وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے۔

(۵)...... اہل سنت کی کسی روایت میں یہ ذکر نہیں کہ مہدی پیدا ہونے کے بعد بچپن میں ہی نامعلوم مقام میں کئی سو سال تک غائب ہوجائیں گے اور پھر ظاہر ہوں گے۔

(۶)...... ان کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور نزول کے بعد سب سے پہلی نماز آپ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے ہی ادا فرمائیں گے (جیسا کہ صحیح مسلم اور المنار المنیف کے حوالے سے گذرا)۔

الغرض یہ ہیں مہدی کی وہ چیدہ چیدہ خصوصیات جو اہل سنت کی کتب میں مذکور ہیں۔ (مہدی کے بارے میں کتب اہل سنت میں مذکور تمام روایات اور ان کی اسناد کا مفصل طور پر جائزہ لینے کیلئے ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی کی کتاب "المهدي المنتظر في ضوء الاحاديث والآثار الصحيحة" اور اس کا دوسرا حصہ "الموسوعة في أحاديث المهدي الضعيفة والموضوعة" کے مطالعہ کا مشورہ دوں گا (جو المكتبة المكية ۔مكة المكرمة اور دار ابن حزم ۔ بيروت لبنان سے طبع شدہ ہے) جس میں مصنف نے اس موضوع پر تقریباً 135 مرفوع روایات پر مفصل تحقیق کی ہے (جو کہ کتب اہل سنت میں موجود ہیں) اور مصنف مذکور کی تحقیق کے مطابق ان میں سے صرف 30 روایات صحیح یا حسن درجے کی ہیں، باقی 105 روایات ضعیف یا موضوع ہیں، اس کے علاوہ صحابہؓ وتابعین کے آثار بھی کثیر تعداد میں ذکر کئے ہیں، جن میں سے صرف 15 آثار کو صحیح بتلایا ہے، نیز مہدی سے متعلقہ روایات پر جن لوگوں نے اعتراضات کیے ہیں ان کا بھی مفصل جائزہ لیا گیا ہے، اور یہ بات اہل علم جانتے ہیں کہ اصول حدیث کی رو سے اگر کسی مسئلہ میں صحیح وضعیف دونوں قسم کی روایات ملتی ہوں تو صحیح روایت کے معارض ضعیف روایت کو قبول نہ کیا جائے گا یہ نہیں ہوتا کہ "اختلاف روایات" کو بہانہ بنا کر صحیح اور ضعیف دونوں روایات کو رد کردیا جائے۔ (جاری ہے)

شاتمین رسول کی سزا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں جس نے بھی توہین رسالت کا جرم کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے قتل کی سزا تجویز کی۔ فتح مکہ کے موقع پر شاتم رسول ابن خطل کعبہ کے پردے پر لٹکا ہوا تھا تا کہ کوئی اسے قتل نہ کرسکے، اس کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: "اس کو قتل کردو اگرچہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا کیوں نہ ہو۔" چنانچہ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ اور سعد بن حریثؓ نے جا کر اس کو قتل کردیا اور دیوار کعبہ کے نیچے اس کا خون بہایا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ توہین رسالت اتنا قبیح جرم ہے کہ اگر مجرم کعبہ کے پردوں سے بھی لٹکا ہوا ہو تو وہ مباح الدم ہوجاتا ہے۔ اس ابن خطل کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس مردوں اور چھ عورتوں کے بارے میں بھی توہین رسالت کے پیش نظر قتل کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: "اینما ثقفوا اخذو وقتلوا تقتیلا " (الاحزاب:۶۱) یعنی جہاں ملیں تو پکڑ لئے جائیں اور قتل کردیے جائیں۔ چھ عورتوں میں سے ہندہ زوجہ ابوسفیان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کردیا اور بقیہ دس مردوں اور پانچ عورتوں کو قتل کرادیا، اسی طرح ابولہب کے بیٹے نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بددعا فرمائی کہ: "یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرمادے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور اس کو کسی درندہ نے ہلاک کردیا۔ کتب تاریخ میں اس جیسے کئی واقعات منقول ہیں کہ سب ہی شاتمین رسول کے ساتھ قتل والا معاملہ کیا گیا۔ بڑے بڑے علماً فقہائے کبار کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتکب توہین رسالت کو فوراً قتل کردیا جائے۔ قاضی عیاض مالکیؒ تحریر فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ امام اسحاق بن راہویہؒ کے نزدیک توہین رسالت کا مرتکب مباح الدم ہے، یعنی اس کا خون بہانا جائز ہے۔ (الشفاء) مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات واضح ہوئی کہ شاتمین رسول کی سزا دنیا میں سزائے موت ہے۔ عقل کا شریعت کے کسی حکم کے بارے میں بلاضرورت استعمال کرنا (جبکہ شریعت کا واضح حکم عقل کے خلاف ہو) جرم عظیم، جہالت اور دین سے بیزاری کی علامت اور گمراہی کی راہ دکھانے والی ہے۔

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

جاوید احمد غامدی

سیاق و سباق کے آئینہ میں

تیسری قسط

حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ

ذرا غور کیجئے! اس شخص نے الفاظ کی سجاوٹ اور قافیہ کی بناوٹ کی غرض سے کتنا تکلف کیا کہ ''اکـل'' پر ''شـرب'' کو مقدم کیا، حالانکہ طبعی کلام میں اکل مقدم ہوتا ہے، پھر ''نـطق'' کو ''استھل'' پر تجع کی غرض سے مقدم کیا، حالانکہ طبعی کلام کا معاملہ اس کے برعکس ہے، پھر آخر میں ''یـطـل'' کو تجع کی غرض سے فٹ کیا اور شریعت کے ایک مقرر حکم کو باطل ٹھہرایا اور جاہلیت کے دستور کے مطابق جنین کی دیت کا انکار کیا اور الفاظ کے زور پر فصاحت وبلاغت کا مظاہرہ کیا، تاکہ شریعت کا حکم مسترد ہوجائے۔

غامدی صاحب کا بھی یہی وطیرہ ہے، الفاظ کے ہیر پھیر اور جوڑ توڑ میں کسی مسئلہ میں اتنی گہرائی میں چلا جاتا ہے کہ سطحی نظر میں آدمی مرعوب ہوجاتا ہے۔ میں خود مانتا ہوں کہ غامدی صاحب کے الفاظ کا جوڑ توڑ اور تحقیق کی گہرائی اپنی نظیر آپ ہے، لیکن کاش! اس کے قلم کا رُخ باطل کی طرف ہوتا، کیا یہ اس کی بدقسمتی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت گویائی عطا فرمائی، اس کو صاحب قلم اور دانشور بنایا، جب یہ لکھنے بولنے کے قابل ہوا تو اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف محاذ قائم کیا اور اس کے خلاف لکھنا شروع کردیا۔

میں اس سے پوچھتا ہوں کہ تم نے اپنے منشور کی پیشانی پر لکھا ہے: ''ہمارا منشور اعلانِ جنگ ہے دورِ حاضر کے خلاف'' اب آپ ذرا بتائیں کہ دورِ حاضر میں کیا اس دھرتی پر یہود ونصاریٰ اور ہندو وپاری نہیں رہتے؟ کیا تم نے ان کے خلاف کبھی کوئی مقالہ لکھا ہے؟ اس کے برعکس تم نے دین اسلام کے ایک ایک حکم کے خلاف زہر افشانی کی ہے، کیا دورِ حاضر صرف اسلام ہے؟ جس کے خلاف تم جنگ کے لیے میدان میں اتر آئے ہو؟ تم نے جو غلط لکھا ہے اس کے بارے میں تم سے پوچھ ہوگی، اگر تم نہ لکھتے تو نہ لکھنے کا تم سے سوال نہ ہوتا۔ تمہیں دنیا میں تنقید کرنے کے لیے اگر کوئی ملا تو وہ صرف فقہاء کرام، اولیاء عظام، مفسرین کرام اور مجاہدین عظام ملے؟ تم کہتے ہو کہ دیوبند کا دور ختم ہوگیا، فقہاء کا دور نہیں رہا، جہاد کا دور نہیں رہا، دیت کا دور نہیں رہا، حدود و تعزیرات کے نفاذ کا دور نہیں رہا، اگر واقعی ایسا ہے تو تم بتاؤ کہ آج کل کس چیز کا دور ہے؟ کیا تم کوئی نئی شریعت لائے ہو؟ اگر کچھ ہے تو اس کو سامنے لاکر دکھادو یا کوئی نئی نبوت لائے ہو تو اس کو سامنے لاکر بتادو؟ تم دانشور اور صاحب قلم کیا ہوئے کہ آسمانوں پر مچلنے لگے۔

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

فصاحت و بلاغت کی دنیا میں فن ادب عربی کے ماہرین میں ابو العلاء المعری ایک قادر الکلام ادیب گزرا ہے، اس کو اپنی فصاحت پر اتنا ناز تھا کہ سوچنے لگا کہ کیا میں قرآن عظیم کے مقابلہ میں کوئی کلام بناسکتا ہوں یا نہیں؟ اس سوچ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس سے قوت گویائی چھین لی اور اس کا سابقہ ولاحقہ سارا کلام ساقط الاعتبار ہوکر رہ گیا، وہ عام سادہ عربی بولنے میں فحش غلطیاں کرنے لگا۔

ابو العلاء المعری کو جب اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی اور تحریر وتقریر کا ملکہ دیا تو اس کو چاہیے تھا کہ اس قوت کو دین اسلام کی حمایت میں صرف کرتا اور اعداء دین سے مقابلہ کرکے دفاع اسلام کے لیے کام کرتا، اس نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اسلام کے خلاف مورچہ سنبھال لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کی استعداد ہی چھین لی۔ غامدی صاحب کو بھی سوچنا چاہیے کہ ان کی زبانی اور قلمی استعداد کہیں اسلام کے خلاف تو استعمال نہیں ہورہی ہے؟! ان کو غور سے دیکھنا چاہیے کہ ان کے ارد گرد کے حالات اور کیفیات ان کو بھلائی کی طرف لے جارہی ہیں یا تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان، ص:۱۳ پر ایک حدیث قدسی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

''عن أبي هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: يؤذيني ابن آدم يسب الدهر وأنا الدهر، بيدي الأمر أقلب الليل والنهار۔'' (متفق علیہ)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انسان مجھے ایذا پہنچاتا ہے، وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے اور زمانے کی الٹ پلٹ میرے ہاتھ میں ہے، دن رات کالانا میرا کام ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس کو قوت گویائی عطا فرمائی، جوانی دی، زبان دی، طاقت گفتار دی، جب وہ بولنے پر آیا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایذا رسانی کا معاملہ کیا اور زمانہ کو گالی دینے لگا، حالانکہ زمانہ کے پیچھے تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں تو گویا بالواسطہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کو گالی دینے کا مرتکب ہوا۔ یہاں غور کرنے کا

مقام ہے کہ ایک آدمی زمانہ کی برائی بیان کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ایذا رسانی کا سبب بنتا ہے تو جو شخص براہِ راست اللہ تعالیٰ کے حکم پر بار بار حملے کرتا ہے، وہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر ایذا پہنچاتا ہے اور کس قدر بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو قیامت تک کے لیے اتارا ہے اور غامدی صاحب اس میں تقسیم شروع کردیتا ہے کہ یہ حکم اتنی مدت کے لیے ہے، وہ حکم اتنی مدت کے لیے تھا۔ ارے ظالم! تیرے پاس کونسی حدیث ہے یا کونسی وحی ہے کہ ارتداد کی سزا صرف بنی اسماعیل کے ساتھ خاص تھی اور اب یہ سزا ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی ہے۔ اب اگر کوئی شخص مرتد ہوجاتا ہے تو اس کو کوئی سزا نہیں دی جاسکتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ تو قیامت تک امت کے لیے ضابطہ مقرر فرما کر اعلان فرماتے ہیں کہ: "من بدل دینہ فاقتلوہ" ..... "جو کوئی دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوجائے اس کو قتل کردو۔" نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اس کو قتل کردو، صحابہ ؓ کا اجماع ہے کہ اس کو قتل کردو، فقہاء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کو قتل کردو، علمائے امت کا فیصلہ ہے کہ اس کو قتل کردو اور غامدی صاحب قرآن وحدیث، اجماع صحابہؓ و اجماع فقہاء وعلماء کے مقابلے میں آکر کافروں کو خوش کرنے کے لیے کہتا ہے کہ یہ سزا ہمیشہ کے لیے ختم ہوگئی ہے اور مرتد کو کوئی یہ سزا نہیں دے سکتا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ سے ایک حدیث منقول ہے، فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

"جس شخص نے تقدیر سے متعلق کوئی بھی بات کی تو قیامت میں اس سے سوال ہوگا اور جس نے تقدیر سے متعلق کوئی بات نہیں کی اس سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔" (مشکوٰۃ، ص:۲۳)

زبان وقلم کو بے جا استعمال کرنے کی یہ وعید صرف غامدی صاحب کے لیے نہیں، بلکہ ان کے پیشرو اُن تمام دانشوروں اور مقالہ نگاروں کے لیے ہے جن کے قلم اور زبان اسلام کے خلاف زہر اگلتے رہے ہیں اور یہ وعید غامدی صاحب کے ان پیروؤں اور شاگردوں کے لیے بھی ہے جو دانشوری اور مقالہ نگاری کے شوق میں قدم بقدم غامدی صاحب کے نقش قدم پر چل پڑے ہیں، جن میں چند نو وارد اور نوعمر نوجوان ہیں جن کو شاید یہ فکر لاحق ہوگئی کہ نیک نامی کے راستوں میں حصول شہرت میں دیر لگتی ہے، چلو دوسرے راستوں سے یہ مقصد جلدی حاصل ہوجائے۔

منہ پھٹ دانشوروں کے لیے وعید:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آگے بڑھنے سے پہلے میں مشکوٰۃ شریف کے "باب البیان والشعر" کے عنوان کے تحت مندرج چند احادیث کو پیش کروں جن میں زبان وبیان سے متعلق بے جا مبالغہ اور فصاحت وبلاغت کی سینہ زوری اور منہ پھاڑ کر بولنے اور جوڑ توڑ کے ساتھ رطب ویابس اکٹھا کرکے مطلب حاصل کرنے کی وعیدوں کا ذکر ہے۔

بیان کی جادوگری:

۱:"عن ابن عمرؓ قال: قدم رجلان من المشرق فخطبا، فعجب الناس لبیانهما، فقال رسول اللہ ﷺ: ان من البیان لسحرا۔" (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ: مشرقی علاقے سے دو آدمی آئے اور آپس میں گفتگو کرنے لگے، لوگوں نے ان کے فصیح وبلیغ بیان پر بڑی حیرت اور تعجب کا اظہار کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ بعض بیان سحر کا اثر رکھتے ہیں۔"

"لسحرا" یعنی بعض بیان دلوں کو مائل کرنے میں جادو کی طرح اثر رکھتے ہیں۔" رجلان" یہ اس وقت کا قصہ ہے کہ جب مشرقی علاقہ سے بنوتمیم کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں مدینہ منورہ آیا، اس وفد میں دو فصیح وبلیغ آدمی آئے تھے، ایک کا نام زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں صحابہ کرام ؓ کے بھرے مجمع میں زبرقان نے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ اپنے مفاخر ومآثر کو بڑے مؤثر انداز میں پیش کیا اور پھر کہا کہ یا رسول اللہ! یہ عمرو بن اہتم بھی میری بیان کردہ خوبیوں کو جانتا ہے کہ میں کیسا ہوں اور میرے کیا کارنامے ہیں۔ اس کے بعد عمرو بن اہتم اٹھا اور اس نے زبرقان کے بیان کردہ تمام کارنامے جھوٹے ثابت کیے اور کہا کہ اس شخص میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ عمرو کا انداز بیان بھی نہایت مؤثر اور موزوں تھا، جس سے لوگ زبرقان کے بارے میں شک میں پڑ گئے۔ اس کے بعد زبرقان پھر اٹھا اور بڑے دلکش انداز میں کہا کہ اس شخص کا دل جانتا ہے کہ میں کیسا ہوں، لیکن حسد نے اس کو اس طرح کہنے پر مجبور کیا ہے۔ صحابہ کرام ؓ کا مجمع ان دونوں کے بیان کو جب سنتا تو دونوں کو شاباش دے کر حیران ہوجاتا اور تعجب کرنے لگتا، اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ان من البیان لسحرا" یعنی بعض بیان دلوں کو مائل کرنے میں جادو کی طرح اثر رکھتے ہیں۔ بعض محدثین نے آنحضرت ﷺ کے اس کلام کو بیان کی مذمت پر محمول کیا ہے، گویا آنحضرت ﷺ اس طرح کہنا چاہتے ہیں کہ تکلف کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر عجیب کلام پیش کرنا اور منہ زوری کرکے فصاحت وبلاغت کے شکنجوں میں لوگوں کو جکڑنا، رائی کا پہاڑ بنانا اور بات سے بتنگڑ بنانا، حقیر کو عظیم دکھانا اور عظیم کو حقیر کرنا یہ اچھا کام نہیں ہے، بلکہ یہ خالص جادو کی طرح شعبدہ بازی ہے جو قابل نفرت ہے۔ لیکن

بعض دیگر محدثین نے آنحضرت ﷺ کے اس کلام کو تقریر وبیان کی مدح پر محمول کیا ہے کہ اچھے انداز اسلوب سے اپنے مافی الضمیر کو دوسروں کے سامنے پیش کرنا اور لوگوں کو متاثر کرنا، سلیقہ سے بات پیش کرنا غضب کا اثر رکھتا ہے جو عمدہ اور قابل تحسین ہے، مگر جب حق کے لیے ہو۔

منہ پھاڑ پھاڑ کر کلام کرنا تباہی ہے:

۲:"وعن ابن مسعودؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: هلك المتنطعون، قالها ثلاثاً." (رواہ مسلم)

ترجمہ: "اور حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کلام میں مبالغہ کرنے والے ہلاکت میں پڑ گئے، آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے۔"

"المتنطعون"، "تنطع" "باب تفعل" سے ہے، منہ پھاڑ پھاڑ کر مبالغہ کے ساتھ کلام کرنے والے کو "متنطع" کہتے ہیں، یعنی جس کے کلام میں تصنع اور بناوٹ بھی ہو اور بے جا چاپلوسی بھی ہو، خوشامد کی غرض سے بلافائدہ عبارت آرائی بھی ہو، الفاظ کی نمائش بھی ہو اور چست جملوں کی عیاشی بھی ہو۔ یہ کام اچھا نہیں ہے، اس لیے آنحضرت ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی ہے، ظاہر ہے جھوٹ موٹ ملا کر خلاف حقیقت بات کرنا اور باطل کو حق ثابت کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔

منہ پھاڑ کر بڑ بڑ کرنے والوں کی مذمت:

۳:"وعن أبي ثعلبة الخشني أن رسول الله ﷺ قال: إن أحبكم إليّ وأقربكم مني يوم القيامة أحاسنكم أخلاقاً وإن أبغضكم إليّ وأبعدكم مني مساويكم أخلاقاً الثرثارون المتشدقون المتفيهقون، رواه البيهقي في شعب الإيمان وروى الترمذي نحوه عن جابرؓ وفي رواية قالوا: يا رسول الله! قد علمنا الثرثارون والمتشدقون المتفيهقون قال: المتكبرون." (رواہ البیہقی)

ترجمہ: "اور حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب اور میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے زیادہ خوش اخلاق ہیں اور میرے نزدیک تم میں سے سب سے برے اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تم میں بداخلاق ہیں اور بداخلاق سے مراد وہ لوگ ہیں جو بہت (بنا بنا کر) منہ پھاڑ کر باتیں کرتے ہیں، بغیر احتیاط کے بک بک لگاتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں۔ اس روایت کو بیہقی ؒ نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے اور ترمذی ؒ نے بھی حضرت جابر ؓ سے اسی طرح روایت نقل کیا ہے۔ نیز سنن ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! ثرثارون اور متشدقون کے معنی تو ہمیں معلوم ہیں، متفیہقون سے کیا مراد ہے؟ یعنی متفیہق کس کو کہتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تکبر کرنے والے۔"

"الثرثارون" نہایہ میں لکھا ہے کہ "الثرثارون هم الذين يكثرون الكلام تكلفا خروجا عن الحق من الثرثرة وهي كثرة الكلام وترديده" گویا "ثرثارون" ثرثارون کے وزن پر ہے اور "ثرثرة" "زلزلة" کے وزن پر ہے، فضول بکواس کرنا مراد ہے۔ "المتشدقون" منہ پھاڑ پھاڑ کر بے احتیاطی کے ساتھ جھوٹ بول کر استہزاء کرنا اور فحش اشعار پڑھنا۔ "المتفيهقون" منہ پھاڑ پھاڑ کر گفتگو کرنا اور اپنی بڑائی وعظمت جتلانے کی غرض سے فصیح و بلیغ چست جملے چسپاں کرنا، تاکہ لوگ اس سے مرعوب ہوجائیں۔ یہ سارا کام متکبر لوگوں کا ہوتا ہے، لہٰذا حدیث میں اس لفظ کی تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائی: "قال المتكبرون" یعنی "متفیہقون" سے متکبرین مراد ہیں۔

(جاری ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کار زار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں، میں پاتا ہوں رفاہِ روزگار

(دُرثمین اردو، ص:۱۰۹)

دعوتی و تبلیغی اسفار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

چوتھی قسط

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی وفات پر پورے ملک میں رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ ایک لاکھ سے زائد شرکاء جنازہ کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ بندہ نے اپنی زندگی میں اتنا بڑا اظہار غم نہیں دیکھا۔

بندہ کے لئے دُہرا صدمہ:

دو مہینہ کے قلیل عرصہ میں راقم کے جسمانی و روحانی والد دونوں رخصت ہوگئے۔ بندہ کے والد محترم کی وفات کے بعد حضرت کا اتنا سہارا تھا۔ جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی۔ حضرت الشیخ نے اپنی پیاری آواز سے ایسی ترتیب ارشاد فرمائی کہ غم غلط ہوگیا۔ نیز دعاؤں سے نوازا، آپ کی وفات سے دعاؤں کے عظیم الشان خزانہ سے محروم ہوگیا۔ اللہ پاک بندہ کے جسمانی والد الحاج میاں عبدالخالقؒ روحانی باپ حضرت استاذ جیؒ کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

مرکزی شوریٰ کا اجلاس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس قائم مقام امیر استاذ العلماء، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی صدارت میں دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۸؍ فروری ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا شبیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا حاجی سیف الرحمن بہاولپور، میاں خان محمد سرگانہ ملتان، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف اسلام آباد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا قاری انوارالحق کوئٹہ، قاری خلیل احمد بندھانی سکھر، قاری محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، قاری محمد یاسین فیصل آباد سمیت اراکین شوریٰ نے شرکت کی۔

شوریٰ نے سابق نائب امیر، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم سے امارت کے لئے استدعا کی اور ان کے قائم مقام مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نائب امیر ہوں گے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے اراکین شوریٰ کی استدعا کو قبول فرمایا۔ اب مرکزی منتظمہ کچھ اس طرح ہوگی:

امیر مرکزیہ: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

نائب امیر: حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی

نائب امیر: حضرت صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

ناظم مالیات: حضرت مولانا اللہ وسایا

ناظم: حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی

ناظم تبلیغ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ناظم نشرواشاعت: مولانا عزیز الرحمن ثانی

اجلاس کے دوران مولانا اللہ وسایا اور مولانا راشد مدنی، حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کے ہاں تشریف لے گئے اور انہیں شوریٰ کے فیصلہ سے آگاہ کرتے ہوئے استدعا کی کہ وہ اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ چنانچہ حضرت حافظ صاحب اجلاس میں تشریف لے آئے۔ اجلاس میں چناب نگر کے مدرسہ، ڈسپنسری، دفتر کی کارکردگی کو سراہا اور اساتذہ کرام کی مساعی جمیلہ پر انہیں مبارکباد دی۔ بہاولنگر اور پشاور میں دفاتر کی خریداری کی توثیق کی گئی۔

ناموس رسالت کے تحفظ کے سلسلہ میں عالم اسلام کی بیداری کو خوش آئند قرار دیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اقوام متحدہ سے مقدس شخصیات کے ناموس کے تحفظ کے لئے قانون سازی کرائیں۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر فرانس معافی مانگے ورنہ آئندہ اس پر مستقل پابندی عائد کرے۔ فرانس کے معافی نہ مانگنے پر اس کے ساتھ سفارتی اور اقتصادی تعلقات ختم کئے جائیں۔

شوریٰ نے احتساب قادیانیت کے سلسلہ کو ساٹھ جلدوں کی اشاعت کا خیر مقدم کیا اور اس پر بریک لگانے کا حکم فرمایا۔

شوریٰ نے ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی روداد کی پانچ جلدوں میں اشاعت پر مولانا اللہ وسایا کی خدمات کو سراہا۔

انٹرنیٹ پر سرگرمیوں کو مزید بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ احباب کو ہدایت کی گئی کہ اس سلسلہ میں اگر تجاویز ہوں تو حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس پشاور سے رابطہ کریں۔ ملک بھر میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی اندھادھند گرفتاریوں کی مذمت کی گئی۔ مجلس شیخوپورہ کے مبلغ مولانا ریاض احمد وٹو ناظم اعلیٰ قاری محمد الیاس کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور ان کی رہائی اور کیسز واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ گزشتہ سال کے مصارف اور آئندہ سال کے منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ ختم نبوت فری ڈسپنسری چناب نگر کے قیام اور اس کے حوصلہ افزا نتائج پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ شوریٰ کو بتلایا گیا کہ مبلغین کی تعداد اڑتالیس ہے۔

کراچی، اسلام آباد، لاہور، پشاور، رحیم یار خان، گوجرانوالہ اور دوسرے دفاتر کا عملہ علیحدہ ہے، جن کی تعداد اکتیس ہے۔ پوری دنیا میں مجلس کے دفاتر جہاں جہاں ہیں ایک ہی رسید بک استعمال ہوتی ہے۔ مقامی جماعتوں کو بکیں چھپوانے اور استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مجلس اپنا حساب ہر سال آڈٹ کراتی ہے۔ آڈیٹر کی رپورٹ کے مطابق جتنے صاف ستھرے حسابات مجلس کے ہیں اس طرح کسی اور ادارے کے نہیں۔ جامعہ ختم نبوت چناب نگر میں درجہ کتب کے اساتذہ کرام کی تعداد، حفظ و ناظرہ کے چھ، اسکول کے دو جبکہ ایک معلّمہ کام کررہی ہیں۔ اسی طرح علی پور کے مدرسہ دارالہدیٰ کے معلمین کی تعداد پانچ ہے۔ ملتان، بہاولپور، کنری، نالی سندھ، چناب نگر محمدیہ مسجد، کوٹری اور دیگر علاقوں کی مساجد کے ائمہ، مدارس کے باورچیوں کی تعداد اکیس ہے۔ جن کے وظائف و مشاہرات دفتر مرکزیہ ملتان ادا کرتا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں جہاں قادیانیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ مدارس کی تعداد بارہ ہے، جن کے مصارف مرکز ادا کرتا ہے۔ جامعہ ختم نبوت کے درجہ حفظ، کتب، کورس کے علماء کرام کی تعداد تین سوستر ہے، جن کے تمام مصارف مجلس ادا کرتی ہے۔ کئی ایک کیسز ایسے ہیں جن میں مسلمان مجبور و مقہور اور مظلوم ہیں۔ ان کے جیل کے اندر کے مصارف، قانونی امداد مجلس کرتی ہے۔ ماہنامہ لولاک ملتان کے کمپوزر اور دیگر اہم مصارف اپنے تبلیغی فنڈ سے ادا کرتی ہے۔ ایسے ہی ہفت روزہ ختم نبوت کی وقتاً فوقتاً امداد کی جاتی ہے۔ مجلس کے زیر اہتمام مکتبہ سراجیہ کے نام سے مکتبہ بھی موجود ہے، جو ختم نبوت کے حوالہ سے اہم کتب شائع کرکے انتہائی کم لاگت پر قارئین کو پیش کرتا ہے۔ چناب نگر کانفرنس ۲۹، ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۵ء کو ہوگی، دیگر بہت سے مسائل زیر غور آئے اور اہم فیصلے کئے گئے۔ ان شاء اللہ العزیز! اس کے دوررس نتائج مرتب ہوں گے۔ اجلاس مرکزی نائب امیر حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس مصطفیٰ آباد، فیصل آباد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲؍فروری بعد نماز عشاء مصطفیٰ آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا غلام فرید شیخ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد نے کی، جبکہ مہمانانِ خصوصی مولانا عبیداللہ اور مولانا سعید خبیب احمد شاہ تھے۔

کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جمعیت علماء اسلام سرگودھا کے امیر مولانا مفتی شاہد مسعود، مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔

راقم نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب اور دین کا نام نہیں بلکہ استعمار کے ایجنٹوں کا نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی سامراج کے اقتدار کے استحکام کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا اور مسئلہ جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا۔ نیز انگریز کی حمایت اور جہاد کی مخالفت میں پچاس الماریاں کتابوں کی لکھیں، مرزا محمود نے اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ پیش کیا چناب نگر (ربوہ) میں عارضی تدفین کی۔

قادیانیوں نے پہلے برطانوی سامراج کی حمایت کی اور آج امریکی سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کررہے ہیں۔ ملک میں تخریب کاری اور دہشت گردی میں قادیانی عنصر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ کانفرنس میں آخری خطاب مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

خطبہ جمعہ:

۱۳؍فروری کا جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے کن آباد کی جامع مسجد محمدیہ میں دیا۔

سید فاروق ناصر شاہ کی خدمت میں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے نائب امیر سید فاروق ناصر شاہ مرکزی نائب امیر حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ العالی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ راقم نے مولانا عبدالرشید غازی کی معیت میں موصوف کی خدمت میں حاضری دی اور انہیں ان کے مرشد کے مرکزی نائب امیر بننے پر مبارکباد پیش کی۔ شاہ صاحب نے حضرت خاکوانی صاحب کے نائب امیر کے انتخاب پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا کہ ان شاء اللہ العزیز! حضرت خاکوانی مدظلہ اپنے پیشرو امراء اور نائب امراء کی روایات کو برقرار رکھیں گے اور ان کی قیادت میں مجلس بھرپور کردار ادا کرے گی۔

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح کی تدریس، چناب نگر میں:

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ چناب نگر میں مبلغین کے لئے ایک سال کا کورس جاری ہے۔ بندہ کی ذمہ داری لگی کہ شرکائے کورس کو ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' سبقاً پڑھائی جائے۔ التصریح امام العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کی تصنیف لطیف ہے، آپ نے احادیث کا انتخاب فرماکر اپنے شاگرد رشید مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کی ڈیوٹی لگائی، جنہوں نے ترتیب کا کام کیا۔ تخریج شیخ عبدالفتاح ابوغدہ مصری سابق وائس چانسلر ریاض یونیورسٹی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک عرصہ پہلے بہت خوبصورت کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کیا تھا۔ یہ عظیم الشان کتاب اپنے موضوع پر اپنی نوعیت کی بے مثل کتاب ہے بلکہ بقول حضرت لدھیانویؒ ذخیرہ حدیث میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ جس میں علامات قیامت خصوصاً ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰ بن مریم، خروج یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کے ظہور کے بارہ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لسانِ وحی ترجمان کے لعل وجواہر جمع کردیئے ہیں۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے صحیح اور حسن احادیث تقریباً ۷۵ جمع کیں، شیخ عبدالفتاحؒ نے دیگر کتب سے صحیح اور حسن کے علاوہ ۱۱۰ احادیث اکٹھی فرمائیں اور تتمہ واستدراک کے نام سے مزید احادیث بھی جمع فرمادیں۔ اب التصریح میں ۱۴۰ آثار واحادیث جمع ہیں۔ مرزا قادیانی کا ایک دعویٰ مسیح ہونے کا بھی ہے تو احادیث نبویہ سے اصل مسیح علیہ السلام کی علامات، اوصاف، تشریف آوری کے بعد فرائض وخدمات کا ذکر کرکے مرزائی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا گیا اور یہ سلسلہ ۱۴ رفروری سے ۱۷ رفروری تک جاری رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ناشتہ سے فارغ ہوکر نو بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا بعدازاں ہمارے مولانا عبدالعزیز لاشاری تونسہ شریف کے فرزند ارجمند مفتی مصطفیٰ عزیز شرکا کورس کو تکلم عربی کی مشق کراتے۔

مدرسہ فیض القرآن میں تین روزہ ردِّ قادیانیت کورس:

گزشتہ دنوں سیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا راشد مدنی رحیم یار خان کے لیکچرز ہوئے۔ جس میں پڑھے لکھے حضرات نے سینکڑوں کی تعداد میں بڑی دلچسپی کے ساتھ شرکت کی۔ اس کورس کے خوش گوار اثرات ہوئے۔ مدرسہ فیض القرآن للبنات کے مہتمم مولانا قاری محمد سلیم نے حضرت حافظ محمد ثاقب مدظلہ سے فرمائش کی کہ ہمارے مدرسہ میں بھی اس قسم کا درس رکھا جائے، چنانچہ ان کی استدعا پر ۱۸ تا ۲۰ رفروری کورس کا اہتمام کیا گیا تو حضرت حافظ صاحب کے حکم پر ۱۸ رفروری پہلے دن ظہر سے عصر تک مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانی دجل وفریب، خصوصیات انبیاء کرام علیہم السلام پر راقم کا بیان ہوا۔ نیز مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت، اخلاق وکردار پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔

چوہدری عبدالحمید کی رحلت:

چوہدری عبدالحمید سیلائٹ ٹاؤن (نواں شہر) جھنگ کے رہنے والے تھے۔ جامع مسجد العثمان کے بانیوں میں سے تھے۔ جماعت کے ساتھ قدیمی تعلق تھا۔ ۵۶ سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ بعدازاں چناب نگر میں شرکت فرمائی۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد شریف جالندھری کو ہر سال بلاکر عثمانیہ مسجد میں بیان کراتے، ان کے بعد مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم ان کی دعوت پر تشریف لے جاتے رہے۔ کئی مرتبہ راقم کو ان کی دعوت پر جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لئے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۵ ردسمبر ۲۰۱۴ء کو رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۹ رفروری ۲۰۱۵ء کو ان کی بیوہ کا انتقال ہوا۔ بندہ کی ۱۹ رفروری کو ایک روزہ تبلیغی دورہ پر جھنگ حاضری ہوئی تو برادر مکرم مولانا غلام حسین مدظلہ نے بتلایا چنانچہ مولانا کی معیت میں ان کے گھر حاضری ہوئی، ان کے فرزندان گرامی سے چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کی۔ نیز مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کی عیادت:

موصوف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل اور ہمارے استاذ جی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ کے قدیمی اور چہیتے شاگردوں میں سے ہیں۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ دارالعلوم کبیر والا کے قیام کے بعد دارالعلوم میں آگئے۔ دارالعلوم میں رہائشی داخلہ نہ مل سکا تو استاذ جی نے ثناء اللہ بھٹہ کو حکم فرماکر ان کی رہائش و خوراک کا انتظام فرمادیا۔ دورۂ حدیث شریف استاذ جی کے حکم پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔ شیخ بنوریؒ نے ابتداً داخلہ دینے سے ہچکچاہٹ محسوس کی جب استاذ جی کا بتلایا تو داخلہ عنایت فرمایا۔ کافی دیر استاذ جیؒ کا ذکر خیر فرماتے رہے اور بتلایا کہ استاذ جی بہت محبت فرماتے تھے۔ شہدائے بالاکوٹ کے مزارات پر تفصیلی تعارف کے ساتھ استاذ جی کو زیارت کرائیں تو بہت خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ کتابوں میں جو کچھ پڑھتے رہے، آج عملاً زیارات نصیب ہوگئیں۔

(جاری ہے)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:32545573

اس جہانِ رنگ وبُو کا پاسباں کوئی تو ہے

پروفیسر خالد بزمؔی ایم اے

اس جہانِ رنگ و بُو کا پاسباں کوئی تو ہے
اس چمن زارِ حسیں کا باغباں کوئی تو ہے

کس نے آخر بلبلوں کو نغمہ پیرا کر دیا
جس کے دم سے ہے شگفتہ گلستاں کوئی تو ہے

کس کے باعث ہر طرف ہیں طائروں کے چہچہے
زیست کی خاموشیوں میں نغمہ خواں کوئی تو ہے

زندگی کا کارخانہ خود بخود چلتا نہیں
اس طلسمِ دہر کی روحِ رواں کوئی تو ہے

ابنِ آدم آج تک ہر بات سے ہے بے خبر
آخر اس کی زندگی کا راز داں کوئی تو ہے

کون ہے جس کی طلب میں پھر رہی ہے زندگی
عقل کے آئینہ خانوں میں نہاں کوئی تو ہے

کس کے دم سے دور ہو جاتی ہیں یہ تاریکیاں
ہو نہ ہو اس بزم میں جلوہ فشاں کوئی تو ہے

خود بخود، کہتے ہیں، اِک پتا بھی ہل سکتا نہیں
پھر زمین و آسماں کا حکمراں کوئی تو ہے

کس کی جانب دم بدم اٹھتی ہے بزمؔی کی نظر
اس چمن میں اس پہ اتنا مہرباں کوئی تو ہے

تحریکِ ختمِ نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

سعود ساحر

قسط:۲۲

مرزا غلام قادیانی کے تیسرے پیش رو مرزا ناصر پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے معزز ارکان کی جرح تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اٹارنی جنرل محترم یحییٰ بختیار پوری تیاری اور دستاویزی حوالوں کے ساتھ مرزا ناصر سے مسلسل اعتراف کفر کراتے جارہے ہیں اور مرزا ناصر اپنی ہزار ہیرا پھیریوں، تضادات بیانی اور فریب دہی میں اپنے کمال کے باوجود فرار کا کوئی راستہ تلاش نہیں کر پا رہا۔ ایک موقع پر چیئرمین مولانا ظفر احمد انصاریؒ کو سوال پوچھنے کا کہتے ہیں۔ مولانا ظفر احمد انصاری قرآن مجید میں مرزا غلام قادیانی کی جرأت مجرمانہ کے حوالے سے سوال کرتے ہیں۔ سورۃ حج میں مرزا نے ''قبلک'' کا لفظ حذف کر دیا، کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں کا ذکر ہے، بعد کا نہیں۔ مرزا نے قرآن مجید میں تحریف کی، کیوں کہ وہ بعد میں نبی بننے کا دعویدار ہے؟

مرزا ناصر: ''ہمارے لاکھوں مطبوعہ قرآن مجید میں ''قبلک'' موجود ہے تو یہ تحریف نہ ہوئی۔''

مولانا مفتی محمودؒ: ''ہمارا سوال یہ ہے کہ قرآن کی آیت صحیح نقل نہیں کی، عمداً تحریف کی، جواب تو یہ ہونا چاہئے کہ کہہ دیں کہ بعد کے ازالہ اوہام میں درست کردیا گیا۔''

چیئرمین: ''ٹھیک ہے اگلا سوال!''

مولانا ظفر احمد انصاری: ''قرآن مجید میں سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں آخرت سے مراد قیامت ہے، مگر مرزا بشیر نے آخرت سے مراد مرزا کی نبوت لی ہے۔ یہ تحریف معنوی ہے۔''

مرزا ناصر: ''ایک لفظ کے کئی ترجمے ہو سکتے ہیں!''

مولانا انصاری: ''آخرت سے مراد قیامت یا مرزا کی نبوت؟ کیا آج تک کسی مفسر نے یہ ترجمہ کیا ہے؟''

چیئرمین: ''مرزا ناصر صاحب! لفظ کے ترجمے کی بات نہیں، آیت سے مرزا کی نبوت کسی اور نے بھی ایسا معنی مراد لیا ہے؟''

مرزا ناصر: ''چیک کرنے والی بات ہے۔''

(سبحان اللہ کیا ادا کا فرانہ اور تجاہل ہے)

چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان: ''آگے چلیں یہ معنی گزشتہ تیرہ سو سال میں پہلے کبھی نہیں کئے گئے!''

مولانا ظفر انصاری: ''قرآن مجید کی سورۃ آل عمران آیت ۸۱،۸۲ کا ترجمہ ہے: ''اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور حکمت اور پھر آوے تمہارے پاس رسول جو تصدیق کرے کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر بڑا عہد قبول کیا، بولے (تمام انبیا علیہم السلام) ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا اللہ نے، تو اب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں اور جو پھر جاوے اس کے بعد وہی نافرمان ہے۔'' اس کا الفضل میں یہ منظوم ترجمہ کیا گیا (نو اشعار ہیں، جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی گئی ہے، اس لئے نقل کرنے سے عاجز ہوں)

چیئرمین: ''دو سوال ہیں: یہ نظم ہے یا نہیں؟''

مرزا ناصر: ''ہے تو اس کا کوئی اور ترجمہ بھی ہے، رسول کی مدد کرنا سے مراد حضور علیہ السلام ہیں۔''

مولانا انصاری: ''لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے، وہی عہد حق نے لیا مصطفیٰ سے؟''

مرزا ناصر: ''بانی سلسلہ نے اس آیت سے مراد حضور علیہ السلام لیا ہے۔''

چیئرمین: ''اب نظم سے متعلق جواب ہے تو دیں؟''

مرزا ناصر: ''اس کے جواب کے متعلق تو پندرہ بیس کتابیں لانی ہوں گی۔''

چیئرمین: ''اگلا سوال۔''

مولانا انصاری: ''مرزا غلام احمد کی کتاب ''حقیقت الوحی'' میرے پاس موجود ہے، صفحہ ۷۸ سے ۱۰۸ تک مرزا نے اپنے الہامات لکھے ہیں اور قرآنی آیات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے متعلق قرآن میں نازل ہوئیں، مرزا نے ان کو اپنے اوپر نہ صرف نازل شدہ بتائیں، بلکہ ان کا مصداق بھی خود کو بتایا؟''

مرزا ناصر: ''میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت امت محمدیہ میں کسی پر نازل نہیں ہوئیں، میں صحیح سمجھا ہوں کہ نہیں؟''

چیئرمین: ''نہیں ان کا سوال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں خصوصی خطاب کیا گیا، مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ یہ مجھ سے خطاب ہے؟''

مرزا ناصر: ''یہ سوال ہے کہ جو آیات قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آئیں، ان کے متعلق بانی سلسلہ نے کہا کہ یہ میرے لئے آئی ہیں؟''

چیئرمین: ''جی!''

مرزا ناصر: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں؟''

اٹارنی جنرل: ''نہیں، بلکہ مرزا کہتا ہے کہ میں ان کا مصداق ہوں یا آیات میرے لئے دہرائی گئیں۔''

مرزا ناصر: ''میں نہیں سمجھا، کیا بزرگوں کو الہام نہیں ہوتا؟''

مولانا ظفر احمد انصاری: ''ایک مسیح موعود ہونے کا مدعی منڈی بہاؤ الدین میں ہے، خواجہ محمد اسماعیل، وہ بھی الہام بتاتا ہے کیا آپ اسے بھی سچا کہیں گے؟''

چیئرمین: ''بزرگوں کی بات حالت جذب میں قابل قبول ہے نہ شریعت میں حجت۔''

مولانا انصاری: ''صحابی کی تعریف کیا ہے؟''

چیئرمین: ''آپ کے نزدیک صحابی کی تعریف کیا ہے؟''

مرزا ناصر: ''صحابہ کی تعریف ہمارے نزدیک وہ خوش نصیب انسان ہے، جسے اپنی زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی اور آپؐ سے فیض پایا۔''

مولانا ظفر احمد انصاری: ''جنہوں نے مرزا کو دیکھا، آپ ان کو صحابی سمجھتے ہیں؟''

مرزا ناصر: ''ایک رنگ میں وہ بھی۔''

مولانا ظفر احمد انصاری: ''مرزا نے اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھا: میری جماعت میں داخل ہونے والے بھی صحابی ہیں؟''

مرزا ناصر: ''جو کچھ ملا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض تھا!''

مولانا انصاری: ''جو میری جماعت میں شامل ہوا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں داخل ہوا؟''

مرزا ناصر: ''ٹھیک ہے ہم انہیں بھی صحابی کہتے ہیں، جنہوں نے مرزا صاحب کا فیض پایا۔''

مولانا ظفر انصاری: ''آپ کے یہاں ام المومنین کسے کہتے ہیں؟''

مرزا ناصر: ''ہمارے ہاں جو ازواج مطہرات کی خاصہ ہیں اور مسیح موعود کو ماننے والوں کی ماں ہیں۔''

مولانا ظفر انصاری: ''کیا مسجد اقصیٰ جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا، یہ قادیان میں کسی مسجد کا نام ہے؟''

مرزا ناصر: ''مسجد اقصیٰ قادیان میں بھی ہے۔''

مولانا ظفر انصاری: ''پنجتن سے آپ لوگ کیا مراد لیتے ہیں؟''

مرزا ناصر: ''مرزا غلام احمد کو الہام ہوا تھا کہ میری نسل، میرے خاندان کی نسل، آئندہ پانچ افراد سے چلے گی۔''

مولانا ظفر انصاری: ''بہشتی مقبرہ کے متعلق ''مکاشفات مرزا'' میں لکھا ہے کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟''

مرزا ناصر: ''ہمارا بہشتی مقبرے کے متعلق تصور ہے کہ اس میں جنتی لوگ داخل ہوں گے!۔''

۱۰۰ مولانا انصاری: ''زمین قادیان اب محترم ہے..... ہجوم خلق سے ارض حرم ہے...... عرب نازاں ہے گر ارض حرم پر..... تو ارض قادیاں فخر عجم ہے......''

مرزا ناصر: ''دیکھیں تو پتہ چلے گا!''

مولانا ظفر انصاری: ''آئینہ کمالات میں مرزا نے لکھا کہ قادیان میں حاضری نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے؟''

مرزا ناصر: ''فرض حج کے بعد نفلی حج ہوتا ہے، بڑی اچھی بات ہے، خدا رسول کی باتیں سنے گا، احمدیوں کو قادیان آنا چاہئے۔''

مولانا انصاری: ''مرزا محمود نے لکھا ہے: آج جلسے کا دن ہے، ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ (برکات خلافت صفحہ ۶)''

مرزا ناصر: ''اسے چیک کرنا پڑے گا، ویسے مولانا مودودی نے بھی کہا کہ حج کے فوائد حاصل نہیں ہو رہے۔ (اسے پنجابی میں کہتے ہیں یا دیاں مارنا)''

مولانا انصاری: ''کیا مولانا مودودی نے بھی یہ کہا کہ حج کے فوائد حاصل نہیں ہو رہے، لہٰذا منصورہ آجاؤ، وہاں حج ہوگا؟''

چیئرمین: ''گواہ نے بتایا کہ حج تو مکہ مکرمہ میں ہوتا ہے، حج والی برکات قادیان میں بھی ملتی ہیں، آگے چلیں۔''

مولانا ظفر انصاری: ''مرزا غلام احمد نے بیت اللہ شریف کی مسجد حرام سے متعلق قرآنی آیت کو اپنی عبادت گاہ قادیان کے متعلق بتایا؟''

مرزا ناصر: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف مکہ مکرمہ کے لئے تھے!''

چیئرمین: ''چھوڑیے۔''

مولانا انصاری: ''دمشق میں ایک مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، مرزا نے

قادیان میں منارۃ المسیح بنوایا؟“

مرزا ناصر: ”دمشق ایک اینٹ گارے کا شہر ہے۔“

مولانا انصاری: ”اور قادیان؟“

مرزا ناصر: ”ایک نسبت کی بات ہے!“

یہ مرزا ناصر پر جرح کا اختتامی مرحلہ تھا، جس کا مقصد قادیانی مذہب کے سربراہ کے کافرانہ عقائد کے بارے میں اقراری بیان حاصل کرنا تھا۔ حالانکہ مسلمان کامل ایمان کے ساتھ یہ جانتے اور مانتے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپؐ کے ذریعے دین مکمل ہو گیا۔ قرآن کریم اللہ جل شانہ کی آخری کتاب ہے۔ مقصد اس اجلاس کا محض یہ تھا کہ قادیانی مذہب کے سربراہ مسلمانوں کے منتخب ادارے کے سامنے آزادانہ فضا اور جبر و دباؤ کے بغیر اپنے مذہب کی اصلیت کا اقرار کرے، جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور دنیا بھی یہ جان لے کہ مسلمانوں کے ملک کے قانون ساز ادارے نے انصاف اور احترام کے تمام تقاضوں کے ساتھ کارروائی کی۔ اس ادارے کا اس وقت یہ اعزاز تھا کہ اس میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے جید علماء، مفتی، اہل علم، قانون اور آئین کے تقاضوں اور انصاف کے بنیادی اصولوں کا ادراک رکھنے والے وکلاء اور دانشور موجود تھے۔ جنہوں نے قادیانی مذہب کے سربراہ کو اپنی بات کہنے کا پورا موقع فراہم کیا۔ سوال و جواب کے دوران اپنے معاونین سے مشاورت کی سہولت بھی دی۔ ایک وصف اس طویل نشست کا یہ تھا کہ جو سوال کئے گئے، ان کے بارے میں پورے دستاویزی ثبوت خصوصی کمیٹی کے پاس موجود تھے۔ ایسی کتابیں، دستاویزات، قادیانی مراکز سے شائع ہونے والے اخبارات، قادیانی فتنے کے بارے میں بیرونی دنیا میں اشاعت پذیر ایک ایک حرف موجود تھا اور ایسی دستاویزات جن کے بارے میں گواہ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اگلی نشست میں تحقیق کے بعد جواب دینے کی مہلت طلب کی، گو وہ کتاب یا دستاویز خصوصی کمیٹی کے پاس موجود تھی، جو گواہ کو دکھائی بھی گئی، تاہم مرزا ناصر کا یہ عذر قبول کر لیا گیا کہ وہ جواب اگلی نشست میں دے گا۔ یہ فیصلہ تو صدی پہلے ہی مسلمان کر چکے تھے کہ مرزا غلام قادیانی اور اس کو ماننے والے کافر ہیں اور انگریز اور اس کی ذریت کے دور اقتدار میں اسے قانونی اور آئینی طور پر غیر مسلم قرار دینے یا دلوانے کی جدوجہد میں ہزاروں مسلمانوں نے جان قربان کی، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس سعی مسلسل کو کامیابی عطا فرمائی۔

مرزا ناصر پر سوال کی طویل نشست کے اختتام پر چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان نے مرزا ناصر کو مخاطب کر کے کہا کہ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران متعدد سوالات کئے گئے، آپ نے جو جوابات دیئے، اگر ان میں کوئی اضافہ کرنا چاہیں تو از راہ کرم کر لیں، ہمیں آپ سے مزید سوالات نہیں کرنے۔

مرزا ناصر: ”گیارہ دن مجھ پر جرح ہوئی، تھک گیا ہوں اور کام بھی کرنے ہیں عبادت؟ دعائیں، انسان کا دماغ تھک جاتا ہے، ہمارا دل چیر کر دیکھ لیں، ہم تو اسلام کے خادم ہیں شکریہ!“

اٹارنی جنرل: ”اسلام سے ان کی مراد قادیانیت ہے، اس پر پھر سوالات کا سلسلہ چل نکلے گا، جیسا کہ مرزا ناصر تھک گئے ہیں، میں بھی کوئی سوال کرنا نہیں چاہتا۔“

چیئرمین: ”کیا کوئی معزز رکن کوئی سوال کرنا چاہتا ہے؟“ پورے ایوان نے اٹارنی جنرل کی تائید کرتے ہوئے کوئی مزید سوال نہیں کیا۔

چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان: ”میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے حوصلے کا معترف ہوں، خاص طور پر معزز ارکان کا جو کہ بطور منصف مسئلے کا تمام جہتوں سے جائزہ لیتے رہے۔ اس موقع پر مرزا ناصر نے اعتراف کیا اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا، آپ لوگ بہت مہربان رہے، ۲۷ر اگست ۱۹۷۴ء سے قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے بعد صدر الدین اور سیکریٹری جنرل مرزا مسعود بیگ پر جرح شروع ہوئی۔ صدر الدین نے سوالات سے قبل اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ میں نے ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی سے قادیان میں بیعت کی۔

اٹارنی جنرل: ”آپ کے قادیانی جماعت سے اختلاف کب اور کس بات پر ہوئے؟“

صدر الدین: ”یہ اختلاف ۱۹۱۴ء میں ہوئے۔ مرزا غلام احمد کے بعد حکیم نور الدین ہمارے سربراہ مقرر ہوئے۔ ان کے مرنے کے بعد اختلافات پیدا ہوئے۔ پہلی بات تو یہ کہ ہم مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے۔ قادیانی اسے نبی مانتے ہیں، دوسری بات یہ کہ مرزا غلام احمد کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے والوں کو ہم کافر نہیں کہتے، جبکہ قادیانی جماعت مرزا کے منکرین کو کافر کہتی ہے، تیسری بات قادیانی جماعت مرزا غلام احمد کو مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ...... الی ...... اسْمُهٗ اَحْمَدُ...... آیت قرآنی کا مصداق سمجھتی ہے۔ ہم اس آیت کا مصداق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ حکیم نور الدین کے بعد خلافت کے مسئلے پر بھی اختلاف ہوا کہ خلیفہ غیر مامور ہو کر خطاؤں کا پتلا ہو کر سب پر حاکم ہو اور جمہوریت کا قلع قمع کر دے!

(جاری ہے)

سندھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

حبیب الرحمٰن قریشی

وطن عزیز کی دو اہم مذہبی شخصیات مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے علیحدہ علیحدہ تحصیل ماتلی کا دورہ کیا۔ حسن اتفاق سے دونوں کا تعلق جالندھر اور ملتان سے ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری بھی ہے یا نہیں لیکن دونوں ملک کی بڑی مذہبی شخصیات ہیں اور دونوں اپنی اپنی تنظیم کے مرکزی ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دینی مدارس کے تعلیمی بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے وابستہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری چار روزہ تنظیمی دورے پر اندرون سندھ تشریف لائے، جن میں سکھر، میرپور خاص، بھٹ شاہ، ہنجر جاتگ، کنری اور ٹنڈو غلام علی میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ مولانا کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا راشد مدنی بھی تھے۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاسیس پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں مجلس ختم نبوت بنائی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ اس جماعت کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ اس سے قبل مجلس احرار اسلام جو کہ ملکی سیاست کا حصہ تھی۔ مولانا نے کہا کہ اس مجلس کے بانی علماء میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میرے والد گرامی مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مبلغین کی ایک ٹیم رکھتی ہے جو کہ ملک کے مختلف شہروں، علاقوں اور جہاں جہاں قادیانی فرقے کے لوگ آباد ہیں وہاں جاکر فتنہ قادیانیت سے لوگوں کو آگاہ کرتی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے بتایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر وقت کے صالح ترین لوگ ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس پلیٹ فارم سے انسداد قادیانیت کے لئے ملک میں وقتاً فوقتاً کئی تحریکیں چلیں جن میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، اسی طرح قادیانیوں نے چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کو تشدد کا نشانہ بنایا تو تحریک چل پڑی اور یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا، جہاں علماء کرام حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے اسے اجاگر کیا، جبکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور علامہ محمود احمد رضوی نے کی۔ اسی طرح جنرل ضیاء الحق کے دور میں ۱۹۸۴ء میں تحریک چلی جس کی قیادت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ آف کندیاں شریف نے کی، جس پر قادیانیوں کے امتناع قادیانیت آرڈی ننس جاری ہوا۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسلسل جدوجہد سے عقیدۂ ختم نبوت کا کافی حد تک تحفظ ہوا ہے جبکہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بے نقاب ہوئی ہیں۔ مولانا نے ٹنڈو غلام علی میں فجر کی نماز کے بعد مسجد قاضی مبارک میں طلبا کو آثار سنن (حدیث کی کتاب) کی آخری حدیث کا درس بھی دیا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے تحصیل

ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبد اللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

ماتلی کی عظیم دینی درسگاہ اور مدرسہ حسینیہ شہداد پور کی شاخ بیت السلام میں منعقدہ تقریب ’’قبول اسلام اور خدمات مدارس دینیہ‘‘ کے عنوان سے خطاب کیا۔ اس تقریب میں ہندو اور عیسائی برادریوں سے وابستہ ۲۵ خاندانوں کے ۱۱۵ افراد ان کے دست حق پر کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے، تقریب میں مختلف اضلاع کے تقریباً ہزاروں افراد نے شرکت کی جبکہ گاؤں نبی بخش کمبوہ کے جوڑوں کا نکاح بھی انہوں نے پڑھایا۔ اس موقع پر انہوں نے خطاب میں کہا کہ مجھے کئی ممالک میں جا کر وہاں کے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے، لیکن جو مزہ اس اجتماعی تقریب میں آیا وہ وہاں نہیں آیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کا پہلا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں برطانیہ کے شہر ڈینڈی میں مقیم تھا وہاں رمضان المبارک کا مہینہ، بارش اور برف باری بھی تھی کہ گلاسکو میں مقیم میرے کزن نے مجھے رات ایک بجے کے قریب فون کر کے طلب کیا اور کہا کہ ایک فوجی افسر خاتون جس کا ہمارے ہاں آنا جانا ہے، اسلامی لٹریچر پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتی ہے لیکن اسلام کے متعلق کچھ سوالات کرتی ہے، اس کا کہنا ہے کہ کوئی عالم دین مجھے مطمئن کر دے تو میں مسلمان ہو جاؤں۔ قاری صاحب کہنے لگے: میں نے کہا کہ یہ کام تو کل بھی ہو سکتا ہے، لیکن کزن نے کہا: اس کے پاس ٹائم نہیں وہ ڈیوٹی پر جائے گی۔ قاری حنیف صاحب نے کہا کہ میں ان کے اصرار پر رات کو دو گھنٹے کا سفر کر کے وہاں پہنچ گیا، جہاں اس نے مختلف سوال کئے۔ قاری صاحب نے کہا کہ الحمدللہ! اس خاتون فوجی افسر نے فجر کی اذان کے وقت کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی مدارس پوری دنیا کے محسن ہیں اور دین کا علم ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مکتب نما مدرسے جہاں حفظ و ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے وہ رجسٹریشن کے زمرہ میں نہیں آتے اور حکومت کو وہ بند کئے جانے والے مکتب جلد از جلد کھولنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف نے کہا تھا کہ دو تین فیصد مدرسے خراب ہیں جبکہ ہمارے وزیر داخلہ چوہدری نثار علی کہتے ہیں کہ دس فیصد مدرسے خراب ہیں، لیکن ہم کہتے ہیں کہ کسی ایک کی بھی مثال دو تا کہ ہم اس کی تحقیق کر کے اس کو علیحدہ کر دیں، اس کا کوئی جواب نہیں آخر میں مدرسہ فیوض الہاشمیہ سجاول کے مہتمم مولانا محمد صالح الحداد کی دعا سے تقریب کا اختتام کیا گیا۔ اس موقع پر قاری محمد حنیف جالندھری نے ایک شعر پڑھتے ہوئے کہا کہ: ’’اگر مدرسہ نہ ہوتا تو شاید میں مسلمان بھی نہ ہوتا۔‘‘

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۱۲/مارچ ۲۰۱۵ء)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، ناگرموتھا، مغز بندق، آردخرما، جوہر آہن، مصطگی، جلوتری، سنگھاڑا، کشتہ چاندی، مروارید، دارچینی، الائچی خورد، ورق طلاء، لونگ، الائچی کلاں، ورق نقرہ، زنجبیل، مغز بادام، بہمن سفید، گوند کتیرا
33 اجزاء

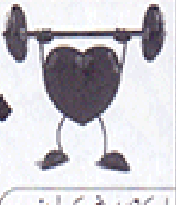
معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔
☆ دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
☆ جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
☆ عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ، آب بہی، آب لیموں، شہد خالص، بہمن سفید، زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، بادرنجبویہ، ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاہو، درونج عقربی، صندل سفید، طباشیر، آملہ، جوہر مرجان، مغز تربوز، الائچی خورد، کہربائی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ لائبریری ڈی گراؤنڈ سپلائر کالونی فیصل آباد

فرما گئے یہ ہادی | تاجدارِ ختم نبوت ﷺ زندہ آباد | لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم سندھ کے زیرِ اہتمام ۳۴ ویں سالانہ

ختم نبوۃ کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

انشاء اللہ تعالیٰ
بڑے تزک و احتشام
کے ساتھ منعقد
ہو رہی ہے۔

فقید المثال

عظیم الشان

تاریخی اہم

10 اپریل 2015 بروز جمعۃ المبارک
بعد نمازِ عشاء رات گئے تک

بمقام چھتری چوک نزد شاہ عبداللطیف ہائی اسکول ٹنڈو آدم

زیرِ صدارت
حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سندھ

زیرِ سرپرستی
شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

فیضانِ نظر
قطب الاقطاب
خواجہ خواجگان قائد تحریک ختم نبوۃ
حضرت مولانا خواجہ خان محمد
نور اللہ مرقدہ

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- عقیدۂ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضوان اللہ علیہم
- اتحادِ امت
- ظہور مہدی علیہ الرضوان
- جلسے اہم موضوعات

پر علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

تمنا
شمع ختم نبوۃ کے پروانوں سے جوق در جوق شرکت کی درخواست ہے۔

شعبۂ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ٹنڈو آدم سندھ
0235571613
03003351713
03332881703

عروج گرافکس سینٹر نواب شاہ 0300-3773657